مصنف
ملک العلماء حضرت علامہ مفتی ظفر الدین بہاری قدس سرہ

جماعت کی نماز میں امام اور مقتدی سب کو تکبیر کے حی علی الفلاح کہنے کے وقت اٹھنے اور اس سے قبل بیٹھے رہنے کے ندب واستحباب پر ایک سو اسی مشاہیر علمائے ہند کا مصدقہ فتویٰ

تنویر المصباح للقیام عند حی علی الفلاح

مسئلہ اقامت

از افادات

ملک العلما فاضل بہار حضرت علامہ محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا قیس محمد خاں قادری رزاقی، مغل پورہ، پٹنہ سٹی

حرفِ آغاز

زیر نظر کتاب "تنویر المصباح للقیام عند حی علی الفلاح" حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین احمد رضوی بہاری علیہ الرحمہ کے مبسوط فتوے اور دیگر علمائے کرام کے فتاوی و تصدیقات پر مشتمل ایک مجموعہ کی صورت میں ایک بار شائع ہوئی۔ مولانا قیس محمد خاں قادری نے ان سب کو جمع کر کے ترتیب دیا اور ابتدا میں بڑی تفصیل سے اس مسئلہ پر پٹنہ میں تحریری مباحثہ کی روداد بھی بیان کی۔ آخر میں "الوظیفۃ الکریمۃ" کو بھی شامل کیا۔

کتاب شاہ محمد صابر حسن خاں فاروقی کے اہتمام سے جدید برقی پریس میں طبع ہوئی۔ تاریخ اشاعت درج نہیں مگر بعض تصدیقات و فتاوی پر جو تاریخیں درج ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ سنہ ۱۳۲۲-۲۳ھ کے دوران اس کی پہلی اشاعت ہوئی۔ ٹائٹل پر ملک العلماء کے نام ساتھ یہ بھی درج ہے "سابق پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ حال صدر مدرس جامعہ لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار پورنیہ۔ متع اللہ المسلمین بطولِ بقائہ" اس سے بھی تاریخ اشاعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت شاہ فرید الحق صاحب خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ سے اس کتاب کا ایک نسخہ سنہ ۱۴۰۰ھ میں مولانا مبین الہدیٰ نورانی گیاوی کو ملا۔ اور عرصے تک ان کے پاس رہا جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۱۲ھ کے عرس حافظ ملت میں مولانا نور اللہ عزیزی صدر المدرسین فیض العلوم جمشید پور سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مولانا نورانی سے کتاب حاصل کر کے اس کی ایک فوٹو کاپی میرے پاس بھیجیں۔ موصوف نے بڑی ذمہ داری اور فراخ دلی سے یہ کام کر دیا۔ ملک العلماء کا فتویٰ اس مسئلہ کے تمام گوشوں پر حاوی ہے اور نادر معلومات کا خزانہ۔ اس لئے خیال ہوا کہ نئے انداز سے اس کی دوسری اشاعت عمل میں لائی جائے

کتاب کی اہمیت و افادیت سے متعلق کسی تبصرے کی ضرورت نہیں سمجھتا، قارئین پڑھ کر خود ہی سمجھ سکتے ہیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

محمد احمد مصباحی المجمع الاسلامی مبارکپور ۴ محرم سنہ ۱۴۱۳ھ / ۶ جولائی سنہ ۱۹۹۲ء دوشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جماعت کی نماز میں امام اور مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیئے؟ مذہب احناف کیا ہے۔ مدلل ارشاد ہو۔

(محمد سلیمان قادری)

الجواب

اس مسئلہ کی متعدد صورتیں ہیں۔ اور سب کا حکم جدا ہے۔ اس لئے بالتفصیل جواب دینا مناسب ہے۔ فاقول وباللہ التوفیق۔

شکل اول:۔ امام اور مکبر دونوں ایک ہی شخص ہے۔ اور امام نے مسجد میں آکر تکبیر شروع کی تو جب تک تکبیر پوری ختم نہ ہو جائے مقتدی سب کے سب بیٹھے رہیں کوئی کھڑا نہ ہو۔

(۱) درمختار میں ہے:۔

"اذا اقام الامام بنفسہ فی مسجد فلا یقفوا حتی یتم اقامتہ ظہیریۃ۔"

یعنی فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ امام جب بذات خاص مسجد میں اقامت کہے تو مقتدی نہ کھڑے ہوں یہاں تک کہ اقامت ختم کرلے۔

(۲) فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

"وان کان المؤذن والامام واحداً فان اقام فی المسجد فالقوم لا یقومون مالم یفرغ من الاقامۃ"

یعنی اگر امام اور مؤذن ایک ہی شخص ہو تو اگر اقامت مسجد میں شروع کی تو مقتدی نہ کھڑے ہوں جب تک امام اقامت سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۳) فتح اللہ المعین حاشیہ کنزالدقائق میں ہے۔

"ھذا اذا کان المؤذن غیر الامام وان اتحدا واقام فی المسجد اجمعوا ان القوم لا یقومون مالم یفرغ من الاقامۃ۔"

یعنی (حی علی الفلاح) پر کھڑا ہونا اس وقت ہے جب امام اور مؤذن دو شخص ہوں۔ اور اگر امام اور مؤذن ایک ہی شخص ہو تو اگر اقامت مسجد میں آکر کہہ رہا ہے تو علماء کا اجماع ہے کہ مقتدی نہ

کھڑے ہوں جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

اس تصریح سے ان لوگوں کی بھی غلطی ظاہر ہو گئی جو کہتے ہیں کہ ہم امام و مکبر کی اتباع میں کھڑے ہوتے ہیں کہ تکبیر کہنے والا امام اور مکبر تو کھڑا ہو اور ہم بیٹھے رہیں یہ خلاف تعظیم مکبر ہے اس لئے ہم مکبر کی تعظیم کو کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ جدّت اور اجتہاد محض تصریحات فقہائے کرام کے بالکل خلاف ہے۔

(۵) جامع الرموز میں ہے۔

لوکان الامام موذنا لم یقم القوم الاعند الفراغ وھذا اذا اقام فی لمسجد۔

یعنی اگر امام خود مکبر ہو تو جب مسجد میں آ کر تکبیر کہنی شروع کرے تو قوم اس وقت تک کھڑی نہ ہو جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۶) بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے۔

ھذا کلہ اذا کان المؤذن غیر الامام فان کان واحدا واقام فی المسجد فالقوم لا یقومون حتی یفرغ من الاقامۃ۔

یہ (یعنی حی علی الفلاح) پر کھڑا ہونا اس وقت ہے جب موذن امام کے سوا دوسرا شخص ہو اور اگر امام اور موذن ایک ہی شخص ہو اور اقامت مسجد میں کہہ رہا ہے تو جب تک امام تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے مقتدی کھڑے نہ ہوں۔

(۷) ملتقی الابحر اور اس کی شرح (۸) مجمع الانہر میں ہے۔

(۹) وفی القہستانی نقلا عن المحیط۔

"لوکان الامام موذنا لم یقم القوم الاعند الفراغ۔"

یعنی اگر امام ہی مکبر ہو تو جب تک تکبیر ختم نہ ہو جائے مقتدی کھڑے نہ ہوں۔ واللہ اعلم۔

شکل دوم :۔ امام اور مکبر ایک ہی شخص ہے اور امام نے مسجد میں پہنچنے سے قبل ہی تکبیر شروع کر دی تو تمام مشائخ حنفیہ کا اتفاق ہے کہ مقتدی سب کے سب بیٹھے رہیں کوئی کھڑا نہ ہو۔ جب تک امام مسجد میں داخل نہ ہو۔

(۱) جامع الرموز میں ہے۔

"والافقد قاموا اذا دخله كما فی المحیط۔"

یعنی اور اگر امام نے اقامت مسجد میں آکر نہیں شروع کی بلکہ مسجد میں داخل ہونے سے قبل ہی شروع کر دیا تھا تو جب تک امام مسجد میں داخل نہ ہو کوئی بھی کھڑا نہ ہو۔ جب امام مسجد میں داخل ہو جائے تو لوگ کھڑے ہوں اور ایسا ہی محیط میں ہے۔

(۳) فتح اللہ المعین میں ہے۔

"وان خارجه قام کل صف ینتهی الیه الامام۔"

یعنی اگر امام اور موذن دونوں ایک ہی شخص ہو اور امام نے مسجد سے باہر ہی تکبیر شروع کر دی تو جس جس صف کے سامنے امام گزرتا جائے وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔

(۴) فتاوی عالمگیریہ میں ہے۔

"وان اقام خارج المسجد فمشائخنا اتفقوا علی انهم لا یقومون مالم یدخل الامام فی المسجد۔"

یعنی اگر امام و موذن دونوں ایک ہی شخص ہو اور امام نے مسجد سے باہر ہی تکبیر کہنی شروع کر دی تو مقتدی اسوقت تک کھڑے نہ ہوں جب تک امام مسجد میں داخل نہ ہو۔

(۵) درمختار میں ہے۔

"وان خارجه قام کل صف ینتهی الیه۔ بحر۔"

اگر امام نے تکبیر خارج مسجد ہی سے شروع کر دی تو جیسے جیسے صفوں کے سامنے امام آتا جائے وہ لوگ کھڑے ہوتے جائیں۔

یہ بحرالرائق میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شکل سوم :۔ امام اور موذن دو شخص ہیں اور تکبیر کے وقت امام مسجد میں موجود نہیں باہر ہے اور جانب قبلہ سے مسجد میں آرہا ہے۔ تو نہ تکبیر شروع ہوتے ہی مقتدی کھڑے ہو جائیں۔ نہ جب موذن حی علی الفلاح کہے۔ بلکہ جب مقتدی امام کو دیکھ لیں اس

وقت کھڑے ہوں۔

(۱) عینی شرح بخاری و فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

" واذا لم یکن الامام فی المسجد فذھب الجمھور الی انھم لا یقومون حتی یروہ۔"

یعنی تکبیر شروع ہوئی اور امام مسجد میں نہیں تو جمہور علمار اس طرف گئے ہیں کہ مقتدی جس وقت تک امام کو دیکھ نہ لیں کھڑے نہ ہوں۔

اور یہی حدیث بخاری و مسلم شریف سے ثابت ہے۔

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلاتقوموا حتی ترونی۔

جب اقامت کہی جائے (اور میں مسجد میں موجود نہ ہوں) تو تم لوگ کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

یہ مذہب متفق علیہ تمام ائمہ و علمار کا ہے۔

(۵) التعلیق الممجد میں ہے۔

" وقال ابو حنیفۃ واصحابہ اذا لم یکن معھم الامام فی المسجد فانھم لایقومون حتی یروا الامام لحدیث ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلاتقوموا حتی ترونی وھو قول الشافعی وداؤد۔"

یعنی امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں نے فرمایا کہ جب مقتدی کے ساتھ امام مسجد میں نہ ہو تو مقتدی نہ کھڑے ہوں جب تک امام کو دیکھ نہ لیں بوجہ حدیث حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب اقامت کہی جائے تو تم کھڑے نہ ہو یہاں تک کہ تم مجھ کو دیکھ لو اور یہی قول شافعی اور داؤد کا ہے۔

(۶) درمختار میں ہے۔

" وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ۔"

یعنی تکبیر کے وقت امام مسجد میں نہیں ہے باہر سے آگے کی طرف سے آرہا ہے تو جس وقت لوگوں کی نگاہ امام پر پڑے اس وقت کھڑے ہوں۔

(۷) فتاوی عالمگیری میں ہے۔

وان کان الامام دخل المسجد من قدامھم یقومون کما راوا الامام۔

اور اگر امام مسجد میں آگے کی طرف سے داخل ہوا تو جیسے لوگ امام کو دیکھیں کھڑے ہو جائیں۔

(۸) بدائع الصنائع میں ہے۔

فان کان خارج المسجد لا یقومون مالم یحضر لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوموا فی الصف حتی ترونی خرجت۔

پھر اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک امام حاضر نہ ہو اس وقت تک مقتدی کھڑے نہ ہوں بوجہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مت کھڑے ہو صف میں یہاں تک کہ تم مجھ کو دیکھ لو کہ میں نماز کے لئے نکلا ہوں۔

وروی عن علی رضی اللہ عنہ "انہ دخل المسجد فرای الناس قیاما ینتظرونہ فقال مالی اراکم سامدین ای واقفین متحیرین" ولان القیام لاجل الصلوٰۃ ولا یمکن اداءھا بدون الامام فلم یکن القیام مفیدا ثم ان دخل الامام من قدام الصفوف فکما راوہ قاموا لانہ کما دخل المسجد قام مقام الامامۃ۔

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کو کھڑے ہوئے انتظار کرتے پایا تو فرمایا کہ کیا ہے کہ میں تم لوگوں کو متحیر پاتا ہوں"
اس لئے بھی کہ کھڑا ہونا نماز کے لئے ہے اور نماز کا ادا کرنا بغیر امام کے نہیں ہو سکتا تو کھڑا ہونا مفید نہ ہوگا۔ پھر اگر امام صفوں کے آگے سے مسجد میں داخل ہو تو جیسے ہی لوگ امام کو دیکھیں کھڑے ہو جائیں۔ اس لئے کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوگا امامت کی جگہ کھڑا ہوگا۔

(۹) تبیین الحقائق و شرنبلالیہ میں ہے۔

دخل من قدام وقفوا حین یقع بصرھم علیہ۔

یعنی اگر امام مسجد میں آگے کی جانب سے داخل ہو تو جس وقت مقتدیوں کی نگاہ امام پر پڑے لوگ کھڑے ہو جائیں۔

ھکذا فی فتح اللہ المعین[۱۱] والخلاصۃ[۱۲] والطحطاوی[۱۳] علی مراقی الفلاح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شکل چہارم:- امام و مؤذن دو شخص ہیں اور تکبیر کے وقت امام مسجد میں موجود نہیں۔ اور مسجد میں پورب کی طرف (خلاف جانب قبلہ) سے آرہا ہے تو جس صف کے آگے گزرے گا۔ وہ

لوگ کھڑے ہوتے جائیں۔ تکبیر شروع ہوتے ہی یا حی علی الفلاح پر پہنچنے کے وقت سب کو کھڑے ہونے کا حکم نہیں۔

درمختار میں ہے

والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر۔

(ورنہ ظاہر تر یہ ہے کہ جس جس صف تک امام پہنچتا جائے اس صف کے لوگ کھڑے ہوتے جائیں۔ ۱۲م)

ردالمحتار میں علامہ شامی فرماتے ہیں۔

(۲) قولہ والا ای وان لم یکن الامام بقرب المحراب بان کان فی موضع اٰخر من المسجد اَو خارجہ ودخل من خلف۔ ح۔

یعنی اور اگر امام محراب کے قریب نہ ہو یعنی مسجد ہی میں کسی دوسری جگہ ہے یا مسجد سے خارج ہے اور غیر قبلہ کی جانب سے آرہا ہے تو جس جس صف کے آگے امام گزرتا جائے گا وہ صف کھڑی ہوگی۔)

ایسا ہی علامہ حلبیؒ شارح درمختار نے تحریر فرمایا ہے۔

(۴) فتاوی ہندیہ میں ہے۔

فاما اذا کان الامام خارج المسجد فان دخل من قبل الصفوف فکلما جاوز صفا قام ذالک الصف والیہ مال شمس الائمہ الحلوانی والسرخسی وخواھرزادہ۔

لیکن امام جب مسجد کے باہر ہو تو وہ اگر صفوں کی جانب سے اندر آئے تو جس صف سے گزرے اس صف کے لوگ کھڑے ہو جائیں اسی کی طرف شمس الائمہ، حلوائی، سرخسی اور خواہرزادہ کا میلان ہے۔

(۵) بدائع الصنائع میں ہے۔

وان دخل من وراء الصفوف فالصحیح انہ کلما جاوز صفا قام ذالک الصف لانہ صار بحال لو اقتدا بہ جاز فصار فی حقھم کانہ اٰخذ مکانہ۔

اور اگر مسجد میں صفوں کی جانب سے امام داخل ہو تو قول صحیح یہی ہے کہ جس جس صف کے آگے بڑھے گا وہ صف کھڑی ہوتی جائے گی کیوں کہ امام اس صف کے لئے ایسی حالت میں ہے کہ اگر وہ لوگ اس کی اقتدا کریں تو جائز ہے تو ان کے حق

میں امام ایسا ہوا کہ وہ اپنی جگہ یعنی محراب میں پہنچ گیا۔

(۶) تبیین الحقائق میں ہے۔

وان لم یکن الامام حاضراً لا یقومون حتی یصل الیھم ویقف مکانہ فی روایۃ وفی اخری اذا اختلط بھم وقیل یقوم کل صف ینتھی الیہ الامام وھو الاظھر۔

اور اگر امام مسجد میں موجود نہ ہو تو جب تک وہ پہنچ نہ لے اور اپنی جگہ کھڑا نہ ہو جائے مقتدی سب بیٹھے رہیں کوئی کھڑا نہ ہو۔ ایک روایت یہ ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب باہر سے آکر مقتدیوں میں مل جائے تو لوگ کھڑے ہو جائیں۔ اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس جس صف تک امام پہنچتا جائے وہ صف کھڑی ہوتی جائے اور یہی زیادہ ظاہر ہے۔

(۷) شرنبلالیہ میں ہے۔

والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر۔

یعنی اگر امام مسجد میں نہ ہو اور صف کی طرف سے امامت کے لئے آرہا ہے تو زیادہ ظاہر یہ ہے کہ جس جس صف سے آگے بڑھے وہ صف کھڑی ہو جائے۔

(۸) فتح اللہ المعین میں ہے۔

فان لم یکن وقف کل صف انتھی الیہ الامام علی الاصح خلاصہ وفی الزیلعی وھو الاظھر۔

پس اگر امام مسجد میں نہ ہو اور صف کی طرف سے آرہا ہے تو جس جس صف تک پہنچے وہ صف کھڑی ہو جائے یہی اصح قول ہے۔ یہ خلاصہ میں ہے۔ اور زیلعی میں ہے کہ یہ اظہر ہے۔

(۱۱) بحر الرائق میں ہے۔

والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر۔

یعنی اگر امام مسجد میں نہ ہو تو جس صف تک امام پہنچے وہ صف کھڑی ہو جائے یہی اظہر ہے۔

(۱۲) طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح۔

قولہ یقوم کل صف الخ وفی عبارۃ

یعنی بعض فقہا کی عبارت یہ ہے کہ جس صف سے

بعضھم فکلما جاوز صفا قام ذلك الصف۔ امام آگے بڑھے وہ صف کھڑی ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

شکل پنجم:۔ امام محراب کے قریب مسجد میں موجود ہے مقتدی بھی موجود ہیں۔ تکبیر شروع ہو چکی بعض مقتدی مسجد میں اس وقت داخل ہوئے تو ان کو حکم ہے کہ بیٹھ جائیں۔ اور جب مکبر حی علی الفلاح پر پہونچے تب کھڑے ہوں۔ اس لیے کہ کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے۔

(۱) فتاوی عالمگیریہ میں ہے۔

واذا دخل الرجل عند الاقامة یکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح کذا فی المضمرات

یعنی ایک شخص اقامت کے وقت مسجد میں آیا تو اس کو کھڑے رہ کر انتظار کرنا مکروہ ہے۔ اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے پھر جب موذن حی الفلاح پر پہونچے تب وہ کھڑا ہو۔ اسی طرح مضمرات میں ہے۔

(۳) درمختار میں ہے۔

دخل المسجد والموذن یقیم قعد الی قیام الامام فی مصلاہ۔

یعنی ایک شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ مکبر تکبیر کہہ رہا ہے تو وہ بیٹھ جائے جب تک امام اپنے مصلی پر کھڑا نہ ہو یہ بھی کھڑا نہ ہو۔

(۴) رد المحتار میں ہے۔

ویکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح۔

یعنی اس کے لئے نماز کا کھڑے کھڑے انتظار کرنا مکروہ ہے لیکن وہ بیٹھ جائے پھر جب موذن حی علی الفلاح پر پہونچے اس وقت کھڑا ہو۔

(۵) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے۔

واذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل رجل فی المسجد فانہ یقعد ولا ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات (۶) قھستانی ویفھم منہ کراھۃ القیام ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون

علامہ طحطاوی حاشیۂ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں۔ اور جب موذن نے تکبیر شروع کی اور ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو وہ بیٹھ جائے اور کھڑے کھڑے نماز کا انتظار نہ کرے یہ مکروہ ہے جیسا کہ مضمرات میں ہے یہ قہستانی نے کہا اور اسی

سے سمجھا جاتا ہے کہ شروع تکبیر سے کھڑا ہوجانا مکروہ ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔

(۸) وقایہ و جامع الرموز میں ہے

وفی الکلام ایماء الی انہ لو دخل المسجد احد عند الاقامۃ یقعد لکراھۃ القیام والانتظار کما فی المضمرات۔

اور اس کلام میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص تکبیر کہنے کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو وہ بیٹھ جائے۔ اس لئے کہ کھڑا رہنا اور انتظار کرنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ مضمرات میں ہے۔

(۹) فتاوی بزازیہ میں ہے۔

دخل المسجد وھو یقیم یقعد ولا یقف قائما۔

کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اور موذن تکبیر کہہ رہا ہے تو یہ آنے والا شخص بیٹھ جائے اور کھڑا نہ رہے۔

(۱۰) عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔

ویقوم الامام والقوم ای من مواضعھم الی الصف وفیہ اشارۃ الی انہ اذا دخل المسجد یکرہ لہ الانتظار قائما بل یجلس فی موضع ثم یقوم عند حی علی الفلاح وبہ صرح فی جامع المضمرات۔

یعنی امام اور قوم اپنی جگہ سے صف میں کھڑے ہوں۔ اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس کو کھڑے کھڑے نماز کا انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ کسی جگہ بیٹھ جائے پھر حی الفلاح کہنے کے وقت کھڑا ہو۔ واللہ اعلم۔

تشکل ششم:۔ امام و مقتدی مسجد میں موجود ہیں اور موذن غیر امام ہے جو صورت عام طور پر ہوا کرتی ہے تو اس مسئلہ میں ائمہ و مجتہدین کے پانچ قول ہیں۔

قول اول:۔ امام شافعیؒ امام ابو یوسف اور ایک جماعت علماء کا یہ ہے کہ اس صورت میں امام و مقتدی سب کے سب بیٹھے رہیں۔ صرف مکبر (تکبیر کہنے والا) کھڑا ہو اور تکبیر کہے۔ جب تکبیر سے فارغ ہو جائے تو تکبیر ختم ہونے کے بعد امام و مقتدی سب کھڑے ہوں۔

(۱) عینی شرح بخاری میں ہے۔

وقد اختلف السلف متی یقوم الناس الی الصلوٰۃ (الی ان قال) ومذھب الشافعی وطائفۃ انہ یستحب ان لایقوم حتی یفرغ الموذن من الاقامۃ وھو قول ابی یوسف۔

یعنی اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ کس وقت لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں تو امام شافعی اور ایک جماعت علماء کا مذہب یہ ہے کہ مستحب یہ ہے کہ امام اور مقتدی کوئی بھی نہ کھڑا ہو جب تک موذن اقامت سے فارغ نہ ہو جائے اور یہی قول امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

(۲) قسطلانی شرح بخاری میں ہے۔

واختلف فی وقت القیام الی الصلوٰۃ فقال الشافعی والجمھور عند الفراغ من الاقامۃ وھو قول ابی یوسف۔

اور اختلاف کیا گیا ہے نماز میں کھڑے ہونے کے وقت میں تو امام شافعی اور جمہور علماء نے فرمایا کہ اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام و مقتدی کھڑے ہوں اور یہی قول امام ابی یوسف کا ہے۔

(۳) نووی و شرح مسلم میں ہے۔

واختلف العلماء من السلف فمن بعدھم متی یقوم الناس للصلوٰۃ ومتی یکبر الامام فمذھب الشافعی وطائفۃ أنہ یستحب ان لا یقوم احد حتی یفرغ المؤذن من الاقامۃ۔

یعنی علمائے سلف اور ان کے بعد کے علماء نے اختلاف کیا ہے کہ لوگ نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں اور امام کس وقت تکبیر کہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت علماء کا مذہب یہ ہے کہ مستحب ہے کہ امام و مقتدی کوئی بھی کھڑا نہ ہو جب تک موذن تکبیر سے فارغ نہ ہو جائے۔

(۴) التعلیق الممجد میں ہے۔

قولہ انہ یقوم الی الصلوٰۃ اختلفوا فیہ فقال الشافعی والجمھور یقومون عند الفراغ من الاقامۃ وھو قول ابی یوسف۔

یعنی علماء نے نماز میں کھڑے ہونے کے وقت میں اختلاف کیا ہے تو امام شافعی اور جمہور کا قول یہ ہے کہ جب موذن تکبیر سے فارغ ہو جائے تب امام و مقتدی کھڑے ہوں۔ یہی قول امام ابی یوسف کا ہے۔

اس قول کی تائید حدیث فعلی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہے۔

(۵) مبسوط میں ہے۔

وابو یوسف احتج بحدیث عمر رضی اللہ عنہ فانہ بعد فراغ المؤذن من الاقامۃ کان یقوم فی المحراب۔

یعنی امام ابو یوسف نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ موذن کے تکبیر سے فارغ ہونے کے بعد محراب میں کھڑے ہوتے تھے واللہ اعلم

قول دوم :۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ جس وقت مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہے اس وقت سب کو کھڑا ہونا چاہئے۔ اور اسی کی تائید حدیث فعلی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہے۔ ہر علم والا جانتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو نہ صرف دو چار دن بلکہ پورے دس سال خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں رہے اور حضور کے ہر فعل ہر قول کو بہت نزدیک سے غائر نگاہ سے دیکھا۔

(۱) نووی شرح مسلم میں ہے۔

وکان انس رضی اللہ عنہ یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ وبہ قال احمد۔

یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا اور یہی قول امام احمد کا ہے۔

(۲) عینی شرح بخاری میں ہے۔

وقال احمد اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ یقوم۔

امام احمد نے فرمایا کہ جب موذن قد قامت الصلوۃ کہے اس وقت سب کھڑے ہوں۔

(۳) اسی میں ہے۔

وکان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ وکبر الامام وحکاہ ابن ابی شیبۃ عن سوید بن غفلۃ وکذا قیس بن حازم وحماد۔

یعنی انس رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب موذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا اور امام تکبیر تحریمہ کہتا۔ محدث ابن ابی شیبہ نے سوید بن غفلہ اور قیس بن حازم اور حماد سے اس کو حکایت کیا۔

(۶) فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

وعن انس انہ کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ رواہ ابن المنذر وکذا رواہ سعید بن منصور من طریق ابی اسحاق عن اصحاب عبد اللہ۔

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوۃ کہتا۔ اس حدیث کو ابن المنذر وغیرہ نے روایت کیا ہے اور اسی طرح سعید بن منصور نے بطریق ابو اسحاق اصحاب عبد اللہ سے روایت کیا۔

(۷) مصنف میں ہے کہ:

ہشام یعنی ابن عروہ بھی قد قامت الصلوۃ کہنے کے قبل کھڑے ہونے کو مکروہ جانتے تھے۔

(۸) عینی میں ہے۔

کرہ ھشام یعنی ابن عروۃ ان یقوم حتی یقول المؤذن قد قامت الصلوۃ

یعنی مصنف میں ہے کہ ہشام یعنی ابن عروہ نے مکروہ جانا کہ کوئی شخص کھڑا ہو یہاں تک کہ مؤذن قد قامت الصلوۃ کہے واللہ اعلم۔

قول سوم:۔ اسی کے قریب قریب امام زفر، حسن ابن زیاد کا قول ہے کہ:۔

جب مؤذن پہلی مرتبہ قد قامت الصلوۃ کہے تو لوگ کھڑے ہو جائیں اور جب دوسری مرتبہ کہے تو نماز شروع کر دیں۔

(۱) عینی شرح بخاری میں ہے۔

وقال زفر اذا قال المؤذن قد قامت الصلوۃ مرۃ قاموا واذا قال ثانیا افتتحوا۔

امام زفر نے فرمایا کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ قد قامت الصلوۃ کہے تو لوگ کھڑے ہو جائیں اور جب دوسری مرتبہ کہے تو نماز شروع کر دیں۔

(۲) بدائع الصنائع میں ہے۔

وعند زفر وحسن ابن زیاد یقومون عند قولہ قد قامت الصلوۃ فی المرۃ الاولیٰ و یکبرون عند الثانیۃ۔

امام زفر و حسن ابن زیاد کے نزدیک پہلی مرتبہ قد قامت الصلوۃ کہنے کے وقت لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری مرتبہ کہنے کے وقت تکبیر کہیں۔

(۴) ردالمحتار میں ذخیرہ[۳] سے ہے۔

وقال الحسن بن زیاد یقومون عند قولہ قد قامت الصلوۃ قاموا الی الصف و اذا قال ثانیا کبروا۔

امام حسن بن زیاد نے فرمایا کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ قد قامت الصلوۃ کہے تو لوگ کھڑے ہوجائیں صف میں اور جب دوسری مرتبہ کہے تو تکبیر تحریمہ کہیں۔

(۵) جامع الرموز میں ہے۔

وقال الحسن وزفر اذا قال قد قامت الصلوۃ مرۃ (۶) کما فی المحیط

امام حسن وزفر نے فرمایا کہ جب مؤذن پہلی مرتبہ قد قامت الصلوۃ کہے اس وقت کھڑے ہوں جیسا کہ محیط میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قول چہارم :۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

ان کے نزدیک کھڑے ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ تحدید کے متعلق میں نے کوئی حدیث نہیں سنی۔ اس لئے میری ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر شخص کو اختیار ہے چاہے جب کھڑا ہو۔ اس لئے کہ بعض لوگ ہلکے پھلکے ہوتے ہیں اور بعض بھاری بھرکم تو سب کو ایک وقت کھڑے ہونے کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن اکثر مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ جب امام مسجد میں موجود ہو تو جب تک مؤذن تکبیر سے فارغ نہ ہوجائے لوگ کھڑے نہ ہوں۔ (یعنی جو مذہب امام شافعی اور جمہور علماء اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہم کا ہے)

(۱) عون المعبود شرح ابوداؤد (۲) و فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

وقال مالک فی الموطا لم اسمع فی قیام الناس حین تقام الصلوۃ بحد محدود الانی اری ذالک علی طاقۃ الناس فان فیھم الثقیل والخفیف وذھب الاکثرون الی انھم اذا کان الامام معھم فی المسجد لم یقوموا حتی یفرغ من الاقامۃ۔

یعنی امام مالک نے مؤطا میں فرمایا کہ نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں اس کے متعلق میں نے کوئی حدیث نہیں سنی لیکن میں اس کو لوگوں کی قوت اور طاقت پر خیال کرتا ہوں کیوں کہ نمازیوں میں بعض بوجھل ہوتے ہیں اور بعض ہلکے پھلکے اور اکثر اس طرف گئے ہیں کہ جب امام ان کے ساتھ مسجد میں ہو تو جب تک اقامت ختم نہ ہوجائے لوگ کھڑے نہ ہوں

(۳) عینی شرح بخاری میں ہے۔

وقد اختلف السلف متی یقوم الناس الی الصلوٰۃ فذھب مالک وجمھور العلماء إلی أنہ لیس لقیامھم حد.

یعنی سلف صالحین نے اختلاف کیا ہے کہ لوگ نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں؛ تو امام مالک اور جمہور علماء مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ ان کے کھڑے ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

اسی میں ہے۔

ولکن استحب عامتھم القیام اذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ.

لیکن عام علماء مالکیہ نے مستحب سمجھا کہ جس وقت مؤذن تکبیر شروع کرے اسی وقت لوگ کھڑے ہو جائیں

اور ایک روایت امام مالک سے ہی اسی قسم کی منقول ہے جسے امام قاضی عیاض نے ان سے نقل کیا ہے۔

(۴) نووی شرح مسلم میں ہے۔

ونقل القاضی عیاض عن مالک رحمہ اللہ وعامۃ العلماء انہ یستحب ان یقوموا اذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ

امام قاضی عیاض نے امام مالک اور علماء عامہ سے ایک روایت نقل کی کہ مستحب ہے کہ لوگ اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن تکبیر شروع کرے۔

(۵) التعلیق الممجد شرح مؤطا امام محمد میں ہے۔

وعن مالک یقومون عند اولھا وفی الموطا انہ یری ذالک علی طاقۃ الناس فان فیھم الثقیل والخفیف کذا ذکرہ القسطلانی.

اور ایک روایت امام مالک سے ہے کہ لوگ اول اقامت کے وقت کھڑے ہوں اور مؤطا میں ہے کہ ان کی رائے یہ ہے کہ لوگوں کی طاقت پر ہے اس لئے کہ نمازیوں میں بعض ثقیل ہوتے ہیں اور بعض خفیف تو سب کا حکم ایک نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں ذکر کیا۔

(۶) علامہ زرقانی مالکی شرح مؤطا میں تحریر فرماتے ہیں۔

ومن ثم اختلف السلف فی ذالک

یعنی نماز میں کس وقت کھڑا ہونا چاہیئے چوں کہ

فقال مالک رحمۃ اللہ علیہ انی اری ذالک علی قدر طاقۃ الناس فان منھم الثقیل والخفیف ولا یستطیعون ان یکونوا کرجل واحد وذھب الاکثر الی انھم اذا کان الامام معھم فی المسجد لم یقوموا حتی تفرغ الاقامۃ واذا لم یکن فی المسجد لم یقوموا حتی یروہ۔

اس کے متعلق کسی حدیث میں صاف حکم نہیں ہے۔ اسی لئے ائمہ سلف نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا۔ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں اس کو لوگوں کی طاقت پر رکھتا ہوں اس لئے کہ نمازیوں میں بعض بوجھل اور بعض ہلکے ہوتے ہیں تو وہ سب ایک شخص کی طرح نہیں ہو سکتے (سب کو ایک حکم نہیں دیا جا سکتا) اور اکثر علماء مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ جب امام مسجد میں موجود ہو تو جب تک تکبیر ختم نہ ہو جائے اس وقت تک لوگ کھڑے نہ ہوں اور جب مسجد میں نہ ہو تو جب تک امام کو دیکھ نہ لیں کھڑے نہ ہوں۔

ان تمام عبارات سے معلوم ہوا کہ امام مالک اور مالکیہ کے تین قول ہیں — اصل مذہب اور قول امام مالک کا یہ ہے کہ اس بارے میں انہوں نے کوئی حدیث نہیں سنی۔ اس لئے ان کی ذاتی رائے ہے کہ اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ ضعف و قوت کے اعتبار سے ہر ایک کو کھڑے ہونے کا اختیار ہے۔

ایک روایت امام مالک سے یہ ہے کہ ابتدائے اقامت ہی سے لوگ کھڑے ہو جائیں۔ عام علماء مالکیہ بموجب اسی ایک روایت کے اسی طرف گئے ہیں۔ اور اکثر علماء مالکیہ کا یہ قول ہے کہ تکبیر ختم ہو جانے پر لوگ کھڑے ہوں — واللہ اعلم۔

فائدہ:۔ ائمہ مجتہدین کے چار قول اوپر گزرے اور پانچواں قول امام الائمہ مالک الازمہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے متبعین عام مسلمان ہند و پاکستان اور دنیا کے مسلمانوں میں تین حصے ہیں اور جن کے مقلدین ہم سب لوگ ہیں۔ آئندہ مفصل و مدلل آتا ہے۔ لیکن شارح بخاری نے ایک روایت سعید بن المسیب اور عمر بن عبد العزیز سے ذکر کیا ہے اسے بھی ذکر کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ۔

جب مؤذن اللہ اکبر کہے لوگ کھڑے ہو جائیں۔ اور جب حی علی الصلوٰۃ کہے صفوں کو برابر

کریں اور جب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے تو امام تکبیر شروع کرے۔

عمدۃ القاری و فتح الباری شروح بخاری میں ہے۔

واللفظ للاول وعن سعید بن المسیب وعمر بن عبد العزیز انہ اذا قال المؤذن

اللہ اکبر وجب القیام واذا قال حی علی الصلوٰۃ اعتدلت الصفوف، واذا قال لا الٰہ

الا اللہ کبّر الامام۔

لیکن ظاہر ہے کہ سعید بن المسیب یا عمر بن عبد العزیز کوئی امام مجتہد صاحب مذہب نہیں

کہ لوگ ان کے مقلد ہوں اور نہ اس قول کی تائید کسی حدیث سے ذکر کی اس لئے اس کی حیثیت

محض ایک ذاتی رائے کی ہے تو ائمہ کے اقوال، احادیث کے ارشاد کو چھوڑ کر اس کی آڑ پکڑنا صرف

اپنی بات کی پچ ہوگی۔

اسی وجہ سے علامہ عینی نے اس کو ذکر کر کے صاف فرما دیا۔

وذھب عامۃ العلماء الی انہ یکبر حتی یفرغ المؤذن من الاقامۃ۔ (اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو جائے اللہ اکبر نہ کہے ۱۲م)

آخر مضمون کی تائید و توکید تصدیق و توثیق علماء عامہ کے قول سے فرما دی اور اللہ اکبر

کہنے کے وقت قیام کرنا محض ان کی ذاتی رائے تھی اس لئے اس کی تصدیق کسی عالم کے

قول سے نہ فرمائی۔

قول پنجم: امام الائمہ مالک الازمۃ امام اعظم ہمام اقدم امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ اور ان کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ کا ہے کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے اس وقت

امام و مقتدی سب کھڑے ہوں۔

(۱) عینی شرح بخاری میں ہے۔
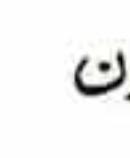
وقال ابو حنیفۃ و محمد یقومون فی الصف اذا قال حی الصلوٰۃ۔ (یعنی امام ابو حنیفہ اور امام محمد نے فرمایا کہ جب مؤذن "حی علی الصلوٰۃ" کہے اس وقت سب لوگ صف میں کھڑے ہو جائیں۔)

اور ایک روایت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ جب مؤذن "حی علی الفلاح" کہے

اس وقت کھڑے ہوں۔

(۲) فتح الباری شرح بخاری میں ہے۔

وعن ابی حنیفة یقومون اذا قال حی علی الفلاح۔

(امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ جب مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑے ہوں۔

بعض علماء نے قول اول کو راجح بتایا ہے اور بعض نے قول ثانی کو۔ اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے ان دونوں قولوں میں اس طرح تطبیق دی کہ دراصل یہ دو قول متعارض و متخالف نہیں ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ حی علی الصلوٰۃ کے اختتام اور حی علی الفلاح کے ابتداء کے وقت کھڑے ہوں۔ تو ایک جماعت نے انتہا کا وقت بیان کیا اور دوسری جماعت نے ابتدار کا۔

(۳) فتاویٰ رضویہ میں ہے۔

ولا تعارض عندی بین قول الوقایة واتباعها یقومون عند حی علی الصلوٰة والمحیط والمضمرات ومن معهما عند حی علی الفلاح فانا اذا حملنا الاول علی الانتهاء والآخر علی الابتداء اتحد القولان ای یقومون حین یتم المؤذن حی علی الصلوٰة ویاتی حی علی الفلاح

یعنی میرے نزدیک وقایہ اور ان کے متبعین کے قول "یقومون عند حی علی الصلوٰۃ" یعنی حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں اور محیط اور مضمرات اور ان دونوں کے ہم خیالوں کے قول عند حی الفلاح میں کوئی تعارض نہیں اس لئے کہ ہم اول یعنی حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت کھڑے ہونے کو انتہا پر حمل کریں۔ یعنی جب حی علی الصلوٰۃ کہہ لے۔ اور دوسرے قول یعنی حی علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑے ہونے کو ابتدار پر محمول کریں۔ تو دونوں قول متحد ہوجائیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

هذا ما یعطیه قول المضمرات یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح۔

یعنی یہ تطبیق قول مضمرات سے سمجھی جاتی ہے کہ انہوں نے فرمایا کھڑا ہو جب مؤذن حی علی الفلاح پر پہنچے۔

(۴) نووی شرح مسلم شریف میں ہے۔

قال ابوحنیفة رضی الله عنه والکوفیون یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوٰة۔

یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور علماء کوفہ نے فرمایا کہ مؤذن جب حی علی الصلوٰۃ کہے اس وقت سب لوگ کھڑے ہوں۔

(۵) قسطلانی میں ہے۔

وعن ابی حنیفة انه یقوم فی الصف عند حی علی الصلوٰة۔

یعنی امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ امام صف میں حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت کھڑا ہو۔

(۶) عون المعبود شرح ابوداؤد میں ہے۔

وعن ابی حنیفة یقومون اذا قال حی علی الفلاح۔

یعنی امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ سب لوگ حیّ علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔

(۷) بدائع الصنائع میں ہے۔

والجملة فیه ان المؤذن اذا قال حی علی الفلاح فان کان معهم فی المسجد یستحب للقوم ان یقوموا فی الصف۔

یعنی اس مسئلے میں مجمل کلام یہ ہے کہ مؤذن جس وقت حیّ علی الفلاح کہے تو اگر امام ان کے ساتھ مسجد میں موجود ہے تو قوم کے لئے مستحب یہ ہے کہ اس وقت صف میں کھڑے ہوں۔

(۸) تنویر الابصار میں ہے۔

والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب المحراب

یعنی اگر امام محراب کے قریب موجود ہو تو امام اور مقتدیوں کے لئے اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے جب حیّ علی الفلاح کہا جائے۔

(۹) ردالمحتار میں علامہ شامی اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ۔

قوله حین قیل حی علی الفلاح کذا فی الکنز[۱۱] ونور الایضاح[۱۲] والاصلاح[۱۳] والظهیریة[۱۴] والبدائع وغیرها والذی فی الدرر

یعنی ماتن کا یہ قول کہ امام ومقتدی حیّ علی الفلاح پر کھڑے ہوں۔ ایسا ہی کنز، نور الایضاح۔ اصلاح ظہیریہ اور بدائع وغیرہ میں ہے۔ عزر اور اس

متناً و شرحاً[15] عند الحیعلة الاولی حین یقال حی علی الصلوٰۃ اھ وعزاہ الشیخ اسماعیل فی شرحہ الی عیون[16] المذاھب والفیض[17] والوقایۃ[18] والنقایۃ[19] والحاوی[20] والمختار[21] اھ قلت واعتمدہ فی الملتقی[22] وحکی الاول بقیل لکن نقل ابن[23] الکمال تصحیح الاول ونص عبارتہ قال فی الذخیرۃ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثہ۔

کی شرح درر میں ہے کہ امام ومقتدی حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں اور شیخ اسمٰعیل نے اس کو شرح میں عیون المذاہب فیض، وقایہ نقایہ حاوی اور مختار کی طرف منسوب کیا۔ میں کہتا ہوں اور اسی پر متن ملتقی میں اعتماد کیا اور اول کو قیل سے تعبیر کیا لیکن علامہ ابن کمال نے پہلے قول کی تصحیح کی اور ان کی عبارت یہ ہے کہ ذخیرہ میں کہا کہ امام اور قوم حی علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔ ہمارے تینوں امام۔ امام اعظم، امام ابو یوسف۔ امام محمد کے نزدیک۔

(۲۵) مراقی الفلاح میں ہے۔

ومن الادب (القیام) ای قیام القوم والامام ان کان حاضراً بقرب المحراب (حین قیل) ای وقت قول المقیم (حی علی الفلاح) لانہ أمر بہ فیجاب۔

یعنی آداب ومستحبات نماز سے کھڑا ہونا امام اور قوم کا ہے اگر امام محراب کے قریب موجود ہو جس وقت اقامت کہنے والا حی علی الفلاح کہے اس لئے کہ اس نے حکم کیا تو اس کی تعمیل کی جائے۔

(۲۶) طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے۔

واذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل رجل فی المسجد فانہ یقعد ولا ینتظر قائماً فانہ مکروہ کما فی المضمرات[24] قہستانی[25]۔ ویفھم منہ کراھۃ القیام ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون۔

یعنی جب مؤذن نے تکبیر شروع کی اور کوئی آدمی اس وقت مسجد میں آیا تو وہ بیٹھ جائے اور کھڑے کھڑے نماز کا انتظار نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے جیسا کہ مضمرات میں ہے۔ قہستانی اور اسی سے سمجھا جاتا ہے کہ ابتدائے اقامت سے کھڑا ہونا مکروہ ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔

یعنی مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے یا جان بوجھ کر بھی محض رسم ورواج کی وجہ سے ابتداء ہی

سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

(۲۹) ایضاح میں ہے۔

یقوم الامام والقوم عند حی علی الفلاح۔

یعنی امام اور مقتدی حی علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔

(۳۰) تبیین الحقائق میں ہے۔

قولہ والقیام حین قیل حی علی الفلاح لانہ امر بہ فیستحب المسارعۃ الیہ۔

یعنی مستحب کھڑا ہونا جس وقت مکبر حی علی الفلاح کہے اس لئے کہ مکبر نے اس کا حکم کیا تو اس کی طرف جلدی کرنا مستحب ہے۔

(۳۱) فتح اللہ المعین حاشیہ شرح کنز الدقائق میں ہے۔

(قولہ والقیام حین قیل حی علی الفلاح) مسارعۃ لامتثال الامر، هذا اذا کان الامام بقرب المحراب۔

یعنی جبکہ مؤذن حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے امتثال امر کی جلدی کے لئے یہ حکم اس وقت ہے جب کہ امام محراب کے قریب موجود ہو۔

(۳۲) بحر الرائق میں ہے۔

لانہ امر بہ فیستحب المسارعۃ الیہ أطلقہ فشمل الامام والماموم ان کان الامام بقرب المحراب۔

یعنی جب مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت امام اور مقتدیوں کا کھڑا ہونا اس لئے مستحب ہے کہ مکبر نے اسکا حکم دیا تو اسکی تعمیل میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ اور ماتن نے اسکو مطلق رکھا تو امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے یہ حکم اس وقت ہے جب امام محراب کے قریب موجود ہو۔

(۳۳) علامہ شرنبلالی حاشیہ درر الحکام شرح غرر الاحکام میں فرماتے ہیں۔

(قولہ والقیام عند الحیعلۃ الاولیٰ) اطلقہ فشمل الامام والماموم۔

یعنی جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے ماتن نے اس کو مطلق رکھا تو یہ حکم امام و مقتدی دونوں کو شامل ہے۔

(۳۴) مجمع الانہر میں ہے۔

واذا قال المؤذن فی الاقامۃ حی علی الصلوٰۃ قام الامام والجماعۃ عند علمائنا الثلٰثۃ۔

یعنی جس وقت مؤذن تکبیر میں حی علی الصلوٰۃ کہے اس وقت ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک امام اور سب مقتدیوں کو کھڑا ہونا چاہئے۔

(۳۵) محیط وہندیہ[۳۶] میں ہے۔

یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلٰثۃ وھو الصحیح۔

یعنی کھڑے ہوں امام اور سب مقتدی جب موذن حی علی الفلاح کہے ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک اور یہی صحیح ہے۔

(۳۷) جامع الرموز میں ہے۔

یقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰۃ ای قبیلہ لکن فی الاختیار[۳۸] اذا قال حی علی الصلوٰۃ وفی الاصل[۳۹] وغیرہ الاحب ان یقوموا فی الصف اذا قالہ المؤذن۔

اور امام و مقتدی حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں یعنی اس سے کچھ پہلے لیکن اختیار میں ہے کہ جب حی علی الصلوٰۃ کہے۔ اور اصل وغیرہ میں ہے محبوب ترین یہ ہے کہ لوگ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب موذن حی علی الصلوٰۃ کہے۔

(۴۰) فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

دخل المسجد وھو یقیم یقعد ولا یقف قائمًا۔

کوئی شخص مسجد میں آیا اس حال میں کہ موذن تکبیر کہہ رہا ہے۔ تو وہ بیٹھ جائے اور کھڑا نہ رہے۔

اس عبارت اور طحطاوی حاشیہ مراقی الفلاح کی عبارت سے (جو نمبر ۲۶ میں گذری) ہر ادنیٰ عقل والا سمجھ سکتا ہے کہ آنے والا شخص جو کھڑا ہے اس کو جائز نہیں کہ کھڑا کھڑا تکبیر سنے بلکہ اس کو حکم ہے کہ بیٹھ جائے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہو تو بیٹھنے والے کو کب جائز ہو سکتا ہے کہ کھڑا ہو جائے اور کھڑے ہو کر تکبیر سُنے مگر ہٹ اور ضد کا علاج شیخ الرئیس کے پاس بھی نہیں۔

(۴۱) علامہ شیخ شلبی حاشیہ تبیین الحقائق میں وجیز[۴۲] امام کردری سے اور وہ منتقیٰ[۴۳] سے نقل

کرتے ہیں۔

قولہ فی المتن والقیام ای قیام الامام والقوم قال فی الوجیز والسنۃ ان یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح اھ ومثلہ فی المبتغی۔

یعنی متن میں جو والقیام فرمایا اس کے معنی امام اور قوم کا کھڑا ہونا ہے۔ وجیز میں فرمایا سنت یہ ہے کہ امام اور قوم سب اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علی الفلاح کہے ایسا ہی مبتغی میں ہے۔

(۴۴) الدرر المنتقی شرح الملتقی میں ہے۔

اذا قال المقیم حی علی الصلوٰۃ سیجی مافیہ قام الامام ان کان بقرب المحراب والجماعۃ مسارعۃ لامرہ۔

یعنی جب مکبر حی علی الصلوٰۃ کہے۔ قریب ہے آئے گا جو کلام اس میں ہے۔ تو اگر امام محراب کے قریب موجود ہو تو وہ اور سب مقتدی کھڑے ہوں اس کے حکم کی تعمیل میں جلدی کریں۔

(۴۵) عینی شرح کنز میں ہے۔

والخامس القیام ای قیام الامام والقوم حین قیل ای حین یقول المؤذن حی علی الفلاح۔

یعنی مستحبات میں سے پانچواں مستحب امام اور مقتدیوں کا کھڑا ہونا ہے جس وقت مؤذن حی علی الفلاح کہے۔

(۴۶) شرح الیاس میں ہے۔

یقوم الامام والقوم للصلوٰۃ اذا قال المؤذن حی علی الفلاح۔

امام و مقتدی نماز کے لئے اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الفلاح کہے۔

(۴۷) مرقات المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں ہے۔

قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰۃ۔

ہمارے اماموں نے فرمایا کہ امام اور سب مقتدی حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت کھڑے ہوں۔

(۴۸) مبسوط امام سرخسی میں ہے۔

فان کان الامام مع القوم فی المسجد فانی احب لھم ان یقوموا فی الصف اذا

پس اگر امام قوم کے ساتھ مسجد میں ہو تو میں مستحب جانتا ہوں ان کے لئے کہ صف میں اس

قال المؤذن حی علی الفلاح۔ وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علی الفلاح کہے۔

(۴۹) موطا امام محمد باب تسویۃ الصف میں ہے۔

قال محمد ینبغی للقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی الصلوٰۃ فیصفوا ویسوّوا الصفوف ویحاذوا بین المناکب فاذا اقام المؤذن الصلوٰۃ کبر الامام وھو قول ابی حنیفۃ۔

امام محمد نے فرمایا مقتدیوں کو چاہئے کہ جس وقت موذن حی علی الفلاح کہے نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں تو صف باندھیں اور صفوں کو درست کریں مونڈھے سے مونڈھے ملا کر کھڑے ہوں اور موذن جب اقامت کہہ لے تو امام تکبیر کہے اور یہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

یہیں سے معلوم ہوا کہ جو لوگ تسویۂ صفوف کا بے معنی عذر کرتے ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے ہی اس کا فیصلہ فرما دیا اور بتا دیا کہ حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہونا تسویۂ صفوف کے منافی نہیں۔ آخر مغرب، عشاء، ظہر، عصر کی نمازوں میں دوسری رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کیا پھر صفیں درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہرگز نہیں اسی طرح اگر نمازی حضرات آتے ہی صف درست کر کے بیٹھیں تو جس وقت کھڑے ہوں گے صف درست رہے گی۔ مسجدوں میں جا نماز (صفیں) اسی لئے بچھائی جاتی ہیں کہ جیسے جیسے نمازی آتے جائیں ٹھکانے سے بیٹھتے جائیں تاکہ جب کھڑے ہوں صف درست شدہ رہے۔ اردو محاورہ میں گھاس کی جا نماز کو اس لئے صف کہا کرتے ہیں کہ اس سے صف کی درستی کا کام لیا جاتا ہے اب اگر لوگ آکر باقاعدہ نہ بیٹھا کریں تو اس کی اصلاح کی ضرورت ہے نہ کہ اس حیلے سے دوسرے مستحب کام کو جس کو بعض علماء نے سنت بھی فرمایا ہے کما مر عن ۲ لوجیز اس کو ترک کر کے مرتکب کراہت کے ہوں ولو فرضنا صفیں درست نہیں ہوتیں، تو امام محمد نے صاف تصریح فرما دی کہ جب مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت سب کھڑے ہوں اور صفیں درست کر لیں اور یہ نہ صرف ان کا قول ہے بلکہ فرماتے ہیں "وھو قول ابی حنیفۃ" اسی طرح صاف اور صریح روایت کتاب الآثار میں بھی ہے۔

قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال

امام محمد فرماتے ہیں کہ مجھے امام ابوحنیفہ نے

حدثنا طلحة بن مطرف عن ابراهیم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح، ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفة۔

خبر دی۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے طلحہ بن مطرف نے حدیث بیان کی کہ وہ ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ جب موذن حی علی الفلاح کہے تو لوگوں کو چاہئے کہ کھڑے ہو جائیں پس صف درست کریں۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام محمد کے الفاظ دونوں حدیثوں میں "ینبغی" ہیں اور ہر علم والا جانتا ہے کہ لفظ "ینبغی" متاخرین کے محاورہ و عرف میں مندوبات میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اور متقدمین کے محاورہ و عرف میں اس کا استعمال عام ہے جو واجب تک کو شامل ہے۔

ردالمحتار، حواشی اشباہ، عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔

لفظ ینبغی فی عرف المتأخرین غلب استعمالہ فی المندوبات واما فی عرف القدماء فاستعمالہ فی عام حتی یشمل الواجب ایضاً۔

(متاخرین کے عرف میں لفظ "ینبغی" (چاہئے، مناسب ہے) کا استعمال زیادہ تر مندوب اور پسندیدہ کاموں کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن متقدمین کے عرف میں اس لفظ کا استعمال اس سے عام معنی کے لئے ہے یہاں تک کہ یہ واجب کو بھی شامل ہے۔ ۱۲ م)

بالجملہ پچاس کتب دینیہ کی روشن تصریحات سے یہ مسئلہ ثابت و مدلل ہو گیا کہ جس وقت امام مسجد میں محراب کے قریب موجود ہو اور مکبر غیر امام ہو اس وقت امام و مقتدی سب کو چاہئے کہ جس وقت مکبر حی علی الفلاح، کہے اس وقت کھڑے ہوں یہی مسئلہ ہمارے ائمہ ثلاثہ کا ہے پس حنفیوں کو چاہئے کہ اسی پر عمل کریں اور جو شخص اس مسئلہ میں اختلاف کرے تو اگر وہ خود عالم ہے تو اس کو چاہئے کہ پچاس کتابوں کے مقابلہ میں ننھو ورنہ ساٹھ ہی کتب فقہ سے ایسا ہی واضح طور پر ثابت کر دے کہ ہمارے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک موذن جس وقت تکبیر شروع کرے اسی وقت امام اور مقتدی سب کو کھڑا ہونا چاہئے۔ یا جس وقت مؤذن تکبیر شروع کرے اس وقت امام و مقتدی کو بیٹھ رہنا مکروہ ہے۔ اور اگر مخالفت کرنے والا عامی ہے

تو اس کو بمضمون ۔ع ۔ ایاز قدر خود بشناس :۔ دینی مسئلہ میں ٹانگ اڑانے سے بچنا چاہئے اور اگر رسم ورواج اسے مخالفت پر مجبور کرتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ پہلے ہندوستان و پاکستان یا سارے جہان سے ۔ جہاں سے ہو سکے مستند علماء دین کے فتاویٰ منگالے جن میں کم از کم پچاس ہی کتابوں سے حنفیہ کے نزدیک تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑے ہوتے کا حکم ہو یا بیٹھے رہنے کی کراہت مدلل ہو اور اسی کو ائمہ ثلاثہ کا مذہب بتایا ہو ۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہرگز کوئی ایسا فتویٰ نہیں پیش کر سکتا تو دینی مسئلہ کے مقابل نفسانیت اور ہٹ دھرمی دکھانا دین دار مسلمان کا کام نہیں ۔

(۲) بعض حضرات اپنی بات بنانے کو کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ لوگوں نے نیا نکالا ہے ۔ اگر ایسا ہوتا تو کسی صحابی یا تابعی سے ضرور منقول ہوتا ۔ تو جو مسئلہ ائمہ کرام ثلاثہ امام اعظم، امام ابو یوسف امام محمد سے منقول ہو وہ نیا مسئلہ کس طرح کہا جا سکتا ہے ۔ امام ابو یوسف اور امام محمد اگر تبع تابعین سے ہیں تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے میں تو کوئی کلام نہیں ۔ کتاب الآثار میں یہ حدیث بسند متصل حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے ۔ امام محمد نے مؤطا شریف میں فرمایا "بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ" پھر یہ مسئلہ نیا ہوا یا حنفی ہو کر ائمہ ثلاثہ کے خلاف کہنا نئی بات ہے ؟ امام صاحب کے علاوہ ہشام بن عروہ جو جلیل القدر تابعی ہیں وہ بھی شروع تکبیر سے قیام کو مکروہ جانتے ہیں کما فی عن المصنف ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی تو حی علی الفلاح کے بھی بعد "قد قامت الصلوٰۃ" پر کھڑے ہوتے تھے ۔ کما فی عن العینی وفتح الباری ۔ بلکہ امام سرخسی نے مبسوط میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی جو دلیل بیان کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ختم تکبیر پر کھڑے ہوتے تھے ۔

ونص عبارتہ ھکذا و ابو یوسف احتج بحدیث عمر رضی اللہ عنہ فانہ بعد فراغ المؤذن من الاقامۃ کان یقوم فی المحراب ۔	یعنی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ موذن کی اقامت سے فارغ ہونے کے بعد محراب میں کھڑے ہوتے تھے ۔

(۳) بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ از روئے حدیث شریف امام مالک رحمہ اللہ اور عام علماء کے مسلک کو ترجیح ہے۔ یہ ان کا خیال ہی خیال ہے اگر اس دورِ آزادی میں کہ ہندوستان آزاد ہو چکا ہے۔ ہر شخص کو آزادی ہے جو چاہے خیال رکھے۔ لیکن یہ تو "مدعی سست گواہ چست" کی مثل ہے۔ امام مالک خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں سنی۔

کما مرّ عن عون المعبود و فتح الباری قال مالك فی المؤطا لم اسمع فی قیام الناس حین تقام الصلوۃ بحد محدود۔

یعنی امام مالک نے مؤطا میں فرمایا کہ نماز میں لوگ کس وقت کھڑے ہوں اس کے متعلق میں نے کوئی حدیث نہیں سنی۔

اسی لئے وہ اپنی ذاتی رائے یہ لکھتے ہیں۔

الا انی اری ذالك علی طاقۃ الناس۔

لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ یہ لوگوں کی طاقت پر ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ ائمہ مالکیہ میں اختلاف ہوا۔ اکثر علماء مالکیہ اس طرف گئے ہیں کہ جب امام مسجد میں موجود ہو تو جب تک تکبیر ختم نہ ہولے لوگ کھڑے نہ ہوں۔ اور عام علماء مالکیہ امام مالک سے ایک روایت کے مطابق ابتداء اقامت سے کھڑے ہونے کو مستحب جانتے ہیں لیکن اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں کہ "عن" کر کے مذہب بیان نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے لئے قال یا ذھب یا مذھب فلان یا عند فلان کے الفاظ لاتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایک روایت ہو تو اس کو عن سے تعبیر کرتے ہیں۔

مقدمہ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ میں ہے۔

الفرق بین 'عندہٗ' و عنہ ان الاول دال علی المذھب و الثانی علی الروایۃ فاذا قالوا "ھذا عند ابی حنیفۃ" دل ذلك علی انہ مذھبہ و اذا قالوا "وعنہ کذا" دل علی انہ روایۃ عنہ۔

یعنی عندہٗ اور عنہ میں فرق یہ ہے کہ 'عندہٗ' مذہب پر دلالت کرتا ہے اور عنہ ایک روایت پر۔ تو جس وقت علماء کہیں "ھذا عند ابی حنیفۃ" اس سے معلوم ہو گا کہ یہ ان کا مذہب ہے اور جب کہیں "وعنہ کذا" تو معلوم ہو گا کہ ان سے یہ ایک روایت ہے۔

تو ایسی حالت میں اولاً یہ خیال کرنا کہ از روئے حدیث شریف امام مالک رحمہ اللہ اور عام علماء کے مسلک کو ترجیح ہے، محض غلط ہے۔ ثانیاً عام علماء کے مسلک کو امام مالک کا مسلک بتانا بھی غلط ہے۔

ثالثاً اس کو از روئے حدیث شریف مرجح ماننا بھی غلط ہے۔ رابعاً ایسا کہنا "مدعی سست گواہ چست" کا مصداق بنتا ہے۔ خامساً اپنے کو امام مالک سے بھی اعلم بالحدیث ہونے کا اشعار ہے۔ اگرچہ امام مالک فرماتے ہیں مجھے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں معلوم۔ لیکن مجھ کو حدیث معلوم ہے اور اس کے روسے امام مالک کے مذہب کو ترجیح ہے۔ سادساً بخاری شریف کی حدیث "لا تقوموا حتیٰ ترونی" سے استدلال کرنا اور لکھنا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اقامت شروع ہونے کے بعد کھڑا ہونے سے ممانعت کی وجہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (امام) کی مسجد میں عدم موجودگی ہے۔ پس اگر ابتدائے اقامت کے وقت آپ موجود ہوں تو کھڑا ہونے سے اس وقت کوئی امر مانع نہیں ہے۔ یہ بھی نرا اجتہاد ہی اجتہاد اور ائمہ مجتہدین فقہاء ومحدثین سب کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ مجتہدین کا اختلاف اسی صورت میں ہے کہ امام مسجد میں موجود ہو۔ اور اگر امام مسجد میں موجود نہ ہو تو اس کا مفصل حکم شکل سوم وچہارم میں گزرا۔ اس میں اختلاف ہی نہیں۔

عینی شرح بخاری میں ہے۔

قال ابو حنیفۃ ومحمد یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوٰۃ فاذا قال قد قامت الصلوٰۃ کبر الامام لانہ امین الشرع وقد اخبر بقیامہا فیجب تصدیقہ واذا لم یکن الامام فی المسجد فذھب الجمھور الی انھم لا یقومون حتی یروہ۔

یعنی امام اعظم اور امام محمد نے فرمایا کہ سب لوگ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب کبر "حی علی الصلوٰۃ" کہے اور جب "قد قامت الصلوٰۃ" کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہے اس لئے کہ وہ شرع کا امانت دار ہے اور اس نے قیام نماز کی خبر دی تو اس کی تصدیق ضروری ہے۔ اور اگر امام مسجد میں موجود نہ ہو تو جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ لوگ نہ کھڑے ہوں جب تک امام کو دیکھ نہ لیں۔

اسی کو بدائع میں فرمایا۔

والجملة فيه ان المؤذن اذا قال حی علی الفلاح فان کان الامام معھم فی المسجد یستحب للقوم ان یقوموا فی الصف۔	اور خلاصۂ کلام اس مسئلہ میں یہ ہے کہ جب مؤذن "حی علی الفلاح" کہے تو اگر امام ان کے ساتھ مسجد میں موجود ہو تو قوم کے لئے مستحب یہ ہے کہ اس وقت کھڑے ہوں۔

تنویر الابصار وغیرہ کی عبارت اوپر گزری۔

والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب المحراب	یعنی مستحب ہے امام اور مقتدیوں کا کھڑا ہونا جب "حی علی الفلاح" کہا جائے اگر امام محراب سے قریب موجود ہو۔

عون المعبود و فتح الباری میں ہے۔

وذھب الاکثرون الی انھم اذا کان الامام معھم فی المسجد لم یقوموا حتی تفرغ الاقامة۔	یعنی اکثر علماء اس امر کی طرف گئے ہیں کہ اگر امام مقتدیوں کے ساتھ مسجد میں موجود ہو تو مقتدی سب نہیں کھڑے ہوں گے جب تک اقامت سے فراغت نہ ہو جائے۔

للہ انصاف۔ کیسی کھلی ہوئی تصریح ہے کہ امام مقتدیوں کے ساتھ مسجد میں موجود ہے تو جب تک تکبیر ختم نہ ہو جائے لوگ کھڑے نہ ہوں۔ اور آپ فرماتے ہیں "اگر ابتداء اقامت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم (امام) موجود ہوں، تو کھڑا ہونے سے اس وقت کوئی امر مانع نہیں ہے۔"

سابعًا۔ امام کی موجودگی کی صورت میں ابتداء اقامت سے مقتدیوں کے کھڑے ہو جانے کی دلیل میں اس کو پیش کرنا کہ اگر امام موجود ہو تو کھڑا ہونے سے اس وقت کوئی امر مانع نہیں۔ یہ بھی غلط۔ مانع نہیں تو دلیل نہیں۔ اصل ضرورت اس وقت قیام کی محرک اور مثبت کی ہے۔ نفی تو دلیل نہیں ہو سکتی۔

ثامنًا۔ یہ خیال کہ کوئی امر مانع نہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ مانع ہے۔ اور زبردست مانع ہے۔

بدائع میں ہے۔

انا نمنعھم عن القیام کیلا یلغو قولہ حی علی الفلاح لان من وجدت منہ المبادرۃ الی شیئ فدعاءہ الیہ بعد تحصیلہ ایاہ لغو من الکلام۔

یعنی ہم حی علی الفلاح کہنے کے قبل کھڑے ہونے سے اس لئے منع کرتے ہیں کہ جس شخص سے کسی امر کی طرف مبادرت و مسابقت ہو چکی ہو اب اس کو اس شئ کی طرف بلانا ایک لغو کام ہے۔

مکبر حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کہہ کر نمازیوں کو بلاتا ہے کہ آؤ طرف نماز کے آؤ طرف فلاح و بہبود کے تو چاہئے کہ اس کی تعمیل میں لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور اگر وہ لوگ پہلے ہی سے کھڑے ہو چکے ہوں، تو یہ کہنا بالکل لغو اور بے معنیٰ ہو گا۔ تو کیا لغو کام سے بچانا زبردست مانع نہیں ؟

تاسعًا۔ اس کو دوسری حدیث مسلم شریف "عن ابی ھریرۃ ان الصلوٰۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مصافھم قبل ان یقوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ" سے بالکل عیاں ماننا طرفہ تماشا ہے۔

امام نووی۔ امام عینی۔ امام ابن حجر، شرح مسلم۔ عمدۃ القاری۔ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

وقولہ فی روایۃ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فیاخذ الناس مصافھم قبل خروجہ لعل کان مرۃ او مرتین ونحوھما لبیان الجواز او لعذر ولعل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تقوموا حتی ترونی کان بعد ذٰلک۔

یعنی حضرت ابوہریرہ کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے اور اپنی جگہ پر کھڑے ہو جانے سے پہلے ہی صحابہ کرام اپنی اپنی جگہ صفوں میں لے لیتے تھے (تو یہ حدیث بظاہر حدیث ابو قتادہ کے مخالف معلوم ہوتی ہے تو یہ سب ائمہ محدثین۔ شراح بخاری و مسلم اس کا جواب دیتے ہیں کہ) شاید ایک بار دو مرتبہ کبھی ایسا ہوا ہو وہ بھی صرف بیان جواز کے لئے (یعنی اگر ایسا بھی کوئی کرلے تو جائز ہے اور دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ) لوگ پہلے ایسا کرتے تھے اس لئے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع فرمایا کہ میرے آنے سے قبل مت کھڑے ہو جایا کرو۔

تیسرا جواب اس کا یہ ہے کہ ایسا کبھی کسی عذر کی وجہ سے ہوا ہوگا۔

چوتھا جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث میں "یاخذ الناس مصافھم" ہے یعنی صحابہ کرام اپنی اپنی جگہ لے لیتے تھے۔ یعنی اپنی اپنی جگہ جا کر بیٹھ جاتے تھے۔ حدیث میں "فیقوم الناس مصافھم" تو ہے نہیں جس سے استدلال کیا جا سکے اور بالکل عیاں کہا جا سکے۔

حاشیہ ۱: یہ خیال کہ سب سے زیادہ واضح طور پر اس مضمون "ابتدا ر اقامت کے وقت کھڑا ہونا" کی تائید ابن شہاب کی حدیث سے ہوتی ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اقامت شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر نہیں آتے۔ جب تک صفیں درست نہ ہو جاتیں صریح دھوکہ ہے یہ تو ابن شہاب زہری سے ایک روایت ہے ابن شہاب کون ہیں اہلِ علم سے مخفی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو تو صحابہ بیان کر سکتے ہیں۔ نہ کہ تابعی اور وہ بھی صغیر۔ تو یہ حدیث منقطع ہوئی۔ اور اگر تابعی کے قول سے سند لینا ہے تو ہشام ابن عروہ جو جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کی بات کیوں پس پشت ڈالی جائے۔ حضرت ابراہیم نخعی سے کیوں نہ استدلال کیا جائے۔ اور جب تابعی سے سند لانا ہے تو صحابہ کرام تو ان سے اہم و اقدم ہیں۔ اور وہ بھی صرف زیارت کر کے گھر چلے جانے والے یا دو چار دن خدمت اقدس میں رہنے والے نہیں بلکہ پورے دس سال خدمت اقدس میں بسر کرنے والے، سفر حضر میں ہر وقت ساتھ رہنے والے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کیوں نہ استدلال کیا جائے۔ جن کا قول دوم بیانِ مذہب امام احمد میں نووی عینی، فتح الباری سے گزرا۔

وکان انس رضی اللہ عنہ	یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت
یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ	کھڑے ہوتے جب مؤذن "قد قامت الصلوٰۃ" کہتا
وبہ قال احمد۔	اور امام احمد اسی کے قائل ہیں۔

بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اشداء علی الکفار رحماء بینھم تمکین وشوکتِ اسلام

خلیفۂ دوم حضرت امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کیوں ساقط النظر ٹھہرایا جائے جن کا عمل مبارک علامہ سرخسی نے مبسوط میں ضمن دلیل امام ابو یوسف رحمۃ اللہ بیان فرمایا۔

وابو یوسف احتج بحدیث عمر رضی اللہ عنہ فانہ بعد فراغ المؤذن من الاقامۃ کان یقوم المحراب۔	یعنی امام ابو یوسف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل لائے کہ وہ مؤذن کی اقامت سے فارغ ہونے کے بعد محراب میں کھڑے ہوتے تھے۔

غرض کتب حدیث و شروح حدیث و کتب متون و شروح و حواشی و فتاوی فقہیہ سے روز روشن کی طرح یہ مسئلہ واضح ہے کہ جماعت کی نماز میں امام و مقتدی سب کو اس وقت کھڑا ہونا چاہئے جب مؤذن تکبیر میں حی علی الفلاح کہے۔ واللہ الہادی وھو الموفق واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدہ العاصی محمد ظفر الدین قادری رضوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدہ المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مہر

دیگر علماء کے فتاویٰ

اور

تصدیقات

تلخیص رسالہ "افازۃ جد الکرامۃ بسنۃ جلوس موتم حین الاقامۃ"

۱۳۴۶ھ

از جناب مولانا مولوی ابو المعانی محمد ابرار حسن صاحب تلہری
رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۴۶ھ میں بنارس میں علماء اہلسنت کے ہی دو شخصوں میں اس مسئلہ میں اختلاف ہوا۔ قریب تھا کہ یہ اختلاف بڑھ کر جنگ و جدال کی صورت اختیار کرے کہ بعض عقلمندوں کے اس مشورہ پر دونوں حضرات متفق ہو گئے کہ علماء کی جماعت اس کام کے لئے بلائی جائے اور فریقین ان کو حکم بنائیں۔ جو فیصلہ وہ فرمائیں باتفاق فریقین اس پر عملدرآمد ہو چنانچہ مولانا محمد شریف صاحب اعظمی الہ آباد سے اور مولانا ابو العلاء امجد علی صاحب اور مولانا ابرار حسن صاحب بریلی سے اور یہ فقیر عظیم آباد سے سب بنارس پہنچے اور ہمارے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا۔ اور فریقین کے اختلافات بیان ہوئے۔ میں نے مولوی صفی الرحمن صاحب سے ان کا دعویٰ سنا۔ اور دلیل کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے فقہ کی چند کتابوں کی عبارتیں اپنے مطلب کے اثبات میں بیان فرمائیں جن سے ثابت ہوتا تھا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت امام و مقتدی سب کو کھڑا ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد میں نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سے ان کا دعویٰ سنا۔ اور ان سے دلیل کا مطالبہ کیا کہ آپ ایسی عبارتیں مستند کتب فقہ سے پیش کیجئے جن سے ثابت ہوتا ہو کہ مؤذن جس وقت تکبیر شروع کرے اسی وقت سب لوگوں کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ کتب فقہ سے قیام عند حی علی الفلاح کی تحقیق کر رہا ہوں جب مجھے تحقیق ہو جائے گی مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ ہم لوگوں نے دیکھا کہ دونوں سنی حنفی ہیں۔ ان کا رویہ بھی منصفانہ معلوم ہوتا ہے نہ معاندانہ۔ اس لئے اس قصہ کو طول دینا

ع ملک العلماء مولانا ظفر الدین احمد علیہ الرحمہ۔

مناسب نہ جان کر یہ فیصلہ لکھا کہ جو لوگ مستحب جان کر "حی علی الفلاح" تک بیٹھے رہتے ہیں کتابوں سے اس کی دلیل پیش کرتے ہیں۔ ان کو اس کے خلاف کرنے کی ہدایت نہیں کرنا چاہیئے کہ بے وجہ ان کو ثواب سے محروم رکھنا ہے۔ اور جو لوگ کھڑے رہتے ہیں تا تحقیق ان کو خواہ مخواہ بٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کوئی گناہ نہیں کرتے۔ فریقین نے اس فیصلہ پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ اس وقت یہ قصہ ختم ہوگیا۔ لیکن ہر جماعت میں کچھ لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اپنی بات بالا رکھنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے پھر اختلاف بڑھایا۔ اس وقت مولانا مولوی ابرار حسن صاحب (مرحوم و مغفور) نے مولوی محمد ابراہیم صاحب کچی باغ بنارس کے سوالات خمسہ کے جواب میں ۳۵ صفحہ کا ایک رسالہ بنام تاریخی "افازۃ جد الکرامۃ بسنۃ جلوس مؤتم حین الاقامۃ" ملقب بہ "ملاطفۃ الاحباء بالمحاکمۃ بین الالباء" تصنیف کیا اور تقریباً پچاس علماء کی تائید و تصدیق حاصل کرکے اس کو شائع فرمادیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء۔ میں اس رسالہ میں اس کا خلاصہ جو اول سے متعلق ہے لکھ کر اس مسئلہ کو مدلل و مؤید بناؤں گا۔ تاکہ عام مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ خاص حضرت علماء بریلی کی نہیں ہے بلکہ یہی مسئلہ متقدمین و متاخرین و معاصرین احناف کا ہے۔ کسی جگہ اس پر عمل در آمد نہ ہونا مسئلہ کی حقیقت کو باطل نہیں کر سکتا۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ خلاف شرع رسم و رواج کو چھوڑ کر اہلسنت احناف کا طریقہ کتاب کے مطابق اختیار کرکے مستحق اجر و ثواب ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

"اگر امام تکبیر کے وقت مسجد میں محراب کے قریب موجود ہو۔ تو اس صورت میں کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ تصریحات علماء سے ظاہر ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہے تو اختتام تکبیر تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے۔ جب مکبر "حی علی الفلاح" پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ امام زفر و امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہما۔ اس میں اختلاف فرماتے اور قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے کا حکم دیتے ہیں مگر اس میں اس قدر تفصیل ہے کہ مکبر جب "قد قامت الصلوٰۃ" پہلی مرتبہ کہے تو سب کھڑے ہو جائیں اور جب دوبارہ کہے تو تکبیر تحریمہ کہیں کہ ان کے نزدیک مکبر کا قول "قد قامت الصلوٰۃ" قیام صلوٰۃ کی خبر دیتا ہے نہ "حی علی الفلاح" کہ اس میں صرف

دعوت ہے اور مسارعۃ الی الصلوٰۃ کا حکم۔ (الی آخرہ)

کتبہ: عبدہ المذنب سگِ بارگاہِ عالیہ قدسیہ رضویہ فقیر المعانی محمد ابرار حسن صدیقی تلہری خادمِ افتا دارالعلوم منظر اسلام اہلسنّت وجماعت بریلی۔

(۳) ھٰذا ھو الحق والحق بالاتباع احق:۔ کتبہ: محمد المدعو بحامد رضا القادری النوری الرضوی البریلوی سقاہ ربہ من نمیر منھل کرمہ المروی وحماہ عن شر الحر الندی۔ آمین

(۴) احمدہ واصلی علی رسولہ الکریم: عزیز محترم جناب مولوی محمد ابرار حسن صاحب تلہری سلمہ ربہ وصانہ عن الشرور والفتن کا رسالہ حق فیصلہ کا مطالعہ کیا۔ بحمدہٖ تعالیٰ صحیح وصواب پایا۔

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری رضوی بریلوی غفرلہ۔

(۵) اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب:۔ خادم العلم والعلماء محمد حسنین رضا قادری بریلوی

(۶) لقد اصاب من اجاب: سردار علی غفرلہٗ مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

(۷) صح الجواب واللہ اعلم بالصواب: فقیر تقدس علی رضوی غفرلہٗ مدرس دارالعلوم منظر اسلام

(۸) المجیب مصیب وجزاہ عند الحبیب۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم:۔ فقیر احسان علی عفی عنہ مظفر پوری خادم مدرسہ منظر اسلام بریلی ۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ۔

(۹) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم:۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر نے کرمی مولوی ابرار حسن صاحب صدیقی تلہری زاد اللہ تعالیٰ فی علمہ وعملہ کا رسالہ دربارۂ قیام عند حی علی الفلاح سنا بحمدہٖ تعالیٰ اسے تحقیقات عالیہ ومضامین نفیسہ پر مشتمل پایا۔ مولوی صاحب موصوف نے اس مسئلہ میں نصوص واضحہ جلیلہ شرعیہ سے حق کو حق کر دکھایا ایسا کہ اگر مخالف بھی بنظر انصاف غور کرے تو اسے بجز قبول چارہ نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور اور اہلسنّت کو اس پر عمل کی توفیق دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وھو الموفق للخیر والصواب۔ فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی آل احمدی مارہروی عفی عنہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ۔ ۲۷ رجب ۱۳۴۶ھ۔

(۱۰) لاریب ان القیام حین قیل حی علی الفلاح من جملۃ الآداب التی ندبھا

الشارع وامر بها فيستحب المسارعة اليه والله سبحانه وتعالیٰ اعلم محمد نور الحسن کان اللہ لہ۔

(۱۱) جناب مولانا مولوی حکیم ابو العلا امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ۔

عبارت درمختار بہت واضح وظاہر ہے اور مسئلہ بھی نہایت صاف ہے۔ بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جن میں روایات مختلف ہوتی ہیں یا ائمۂ مذہب یا مشائخ میں اختلاف ہوتا ہے۔ ایسے مسائل میں تصحیح و ترجیح کی ضرورت پڑتی ہے اور جہاں اختلاف نہ ہو یا روایات مختلف نہ ہوں اور متون تک میں موجود ہوں وہاں قیل وقال کی ضرورت نہیں یہ مسئلہ حاضرہ ایسا ہے کہ خود امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول اس کے متعلق موجود اور ائمہ ثلاثہ بالاتفاق فرما رہے ہیں کہ امام و مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح کہے۔ شروع سے کھڑا ہو جانا نہ امام اعظم کا مذہب ہے نہ قول صاحبین ہے۔ پس حنفی کو چون وچرا کی بالکل گنجائش نہیں۔ ہمارے ائمہ میں امام حسن بن زیاد اور امام زفر نے اگرچہ ائمہ ثلاثہ کا خلاف کیا ہے مگر وہ بھی یہ نہیں کہتے کہ پہلے ہی سے کھڑے ہو جائیں۔ بلکہ ان کے نزدیک قد قامت الصلوٰۃ "پر کھڑے ہوں۔ ردالمحتار میں ہے۔

قال فی الذخیرۃ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلاثۃ و قال حسن بن زیاد و زفر اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ قاموا الی الصف واذا قال مرۃ ثانیۃ کبر والصحیح قول علمائنا الثلثۃ۔

ان دونوں ائمہ نے بھی اس طرح نہ کہا جیسا آجکل حنفی عوام کرتے ہیں کہ وقت اقامت تمام جماعت و امام کا کھڑا ہونا ضروری سمجھتے یا کم از کم مستحب جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی پیروی کرنے پر فساد کے لئے تیار ہو جاتے ہیں یا ناراض ہوتے ہیں۔ غالباً یہ انکار عدم واقفیت پر مبنی ہے مگر بتا دینے کے بعد اس کی طرف رجوع نہ کرنا خلاف انصاف ہے۔ الخ

واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ۔

(۱۲) ذالک کذالک انی اصدق لذالک۔ جن مقلدین کو خدائے تعالیٰ نے سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ کے اتباع کی توفیق دی ہے ان کا یہی عمل ہے۔ میں نے اپنے اساتذہ اپنے شیوخ اپنے اکابر کو اسی کا عامل پایا جیسا کہ زیلعی کی عبارت سے ظاہر بھی ہے قال فی الوجیز والسنۃ ان یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح اھ مثلہ فی المبتغی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

خادم العلماء فقیر محمد محی الدین عفی عنہ مجی قادری۔

(۱۳) الجواب صحیح۔ واقعی یہ مسئلہ متفقہ ہمارے امام عالی مقام سیدنا حضرت اعظم علیہ الرحمہ کا ہے اس کا خلاف کسی سنی حنفی مقلد سے خلاف انصاف ہے۔ محمد اسحاق بنارسی عفی عنہ۔

(۱۴) المجیب مصیب۔ مجھے اس مسئلہ سے من اولہ الیٰ آخرہ۔ اتفاق ہے۔ خدائے قدوس تمامی مقلدین امام ہمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا عامل بنادے۔ محمد عبداللہ بنارسی عفی عنہ۔

(۱۵) ھٰذا الجواب صحیح نجیح۔ محمد نعمت اللہ بنارسی عفی عنہ ساکن دوسی پورہ۔

(۱۶) ھٰذا قول سدید وانی بذالک شہید۔ محمد رحمۃ اللہ کبیر (عفاعنہ ماجناہ) بنارسی۔

(۱۷) الجواب صحیح (سردار) محمد حفیظ اللہ عفی عنہ ساکن بنارس محلہ

(۱۸) الجواب صحیح۔ بے شک یہ مسئلہ ائمہ ثلاثہ کے موافق ہے۔ یار محمد (عفاعنہ اللہ الصمد) بنارسی۔

(۱۹) فاضل مجیب نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ راست بے کم و کاست ہے موافق فرمان ائمہ ثلاثہ کے فقیر کا بھی عرصہ سے عمل ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ تمامی مقلدین کو توفیق عمل عطا فرمائے۔

فقیر محمد عبدالرحیم (عفاعنہ اللہ الکریم) بنارسی۔

(۲۰) ذالک کذالک انی اصدق لذالک الجواب صحیح حق فماذا بعد الحق الا الضلال۔

کتبہ العبد المذنب الذلیل محمد خلیل الرحمٰن عفاعنہ الحنان۔

(۲۱) ھذا الجواب عندی صحیح۔ احقر کو اس فتوی کے حرف حرف سے اتفاق ہے اس لئے کہ یہ مبنی علی الانصاف ہے۔ العبد المسکین محمد نہال الدین فطین شہید بنارس۔

(۲۲) هٰذا الجواب طابق الکتاب واللہ اعلم بالصواب۔ الحمد للہ کہ فقیر بھی عرصہ سے اس مسئلہ کا عامل ہے۔ ابوالہدیٰ محمد علی عفی عنہ۔

(۲۳) الامر کما قالوا۔ ابوالوحید عبد الرشید صانہ اللہ عن شر کل عنید۔ ۱۳۲۶ھ

(۲۴) اگر انسان سنت کے موافق عمل کرنا چاہے اور مکروہات سے خالی ہو حی علی الصلوٰۃ پر امام و مقتدی دونوں اٹھیں مجھے فاضل مجیب کی رائے سے اتفاق ہے۔ فقیر بھی عرصہ سے اس کا عامل ہے۔ العبد الاوّاہ محمد عظیم اللہ بنارسی (غفرلہ اللہ)

(۲۵) قد اصاب المجیب فی الجواب انہ موافق بالکتاب۔

العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی السید اکبر علی الرضوی البنارسی غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

(۲۶) بے شک مصلیوں کو نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے امام اور مقتدی دونوں کو جس وقت "حی علی الصلوٰۃ" کہے کھڑا ہونا چاہئے اور "قد قامت الصلوٰۃ" پر نماز شروع کرنا چاہئے فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مسلک ہے چنانچہ شرح وقایہ میں بھی مذکور ہے "یقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰۃ ویشرع عند قد قامت الصلوٰۃ"۔ اس سے صاف ظاہر ہے جو کچھ کہ جواب میں تحریر ہے فقیر بھی اسی کا پابند ہے۔ محمد نعمت اللہ بنارسی سبحانی۔

(۲۷) للہ در المجیب فاضل علامہ مجیب نے جو کچھ تحریر فرمایا من کل الوجوہ فقیر کو اتفاق ہے۔ بلاشک ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مسلک ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

العبد احقر محمد عمر بہاری غفرلہ الباری۔

(۲۸) الجواب صحیح۔ عبدہ نقیر اللہ عفا عنہ ساکن مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

(۲۹) چونکہ بعض کے نزدیک حی علی الصلوٰۃ پر اور بعض کے نزدیک حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا ہے اس لئے یہ مسئلہ بجمیع اجزائھا مسلمہ نہ ہوا البتہ حی علی الصلوٰۃ سے قبل کھڑا نہ ہونا احناف کا مسلمہ مسئلہ ہے اور کسی مقلد کو بدون ضرورت داعیہ اپنے مذہب کے قول مفتی بہ کے خلاف صرف اپنی خواہش نفسانی سے عمل کرنا سزاوار نہیں جس کی تفصیل رد المحتار وغیرہ کتب فقہیہ کے مختلف مقامات میں موجود ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابوالحامد محمد عبد الحمید غفر اللہ لہ ذنوبہ وستر ۱۳۲۶ھ

چوک لکھنؤ مقام ٹکسال مدرسہ قدیمیہ (مہر)

(۳۰) الجواب صحیح۔ حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا مستحب ہے اور در مختار کی عبارت کا مطلب دوم متذکرہ بالا صحیح تر ہے۔ فصح الجواب۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ عبد الرحیم محمد ایوب غفرلہٗ (نواسۂ مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی) (مہر)

(۳۱) زید کا قول صحیح ہے کیوں کہ "واٰتٓ" کے بعد در مختار میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ خاص اس صورت میں ہے جبکہ امام موذن کے حی علی الفلاح کہنے پر صفوں سے دور یا مسجد سے خارج ہو فصح الجواب۔ محمد شفیع حجۃ اللہ الانصاری فرنگی محل لکھنؤ۔

(۳۲) جواب صحیح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی محمد قائم عبد القیوم الانصاری غفرلہٗ۔

(۳۳) ھذا الجواب بالصواب محمد عمر عفی عنہ

(۳۴) جواب صحیح ہے بلا ارتیاب۔ محمد عبد الحمید غفرلہٗ۔

(۳۵) فی الواقع اکثر کتب حنفیہ میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہے مجھ کو بھی اس مسئلہ سے اتفاق ہے۔
کتبہ محمد اوحد الدین حسن عفی عنہ۔

(۳۶) اس میں شک نہیں کہ یہ مسئلہ اکثر کتب حنفیہ میں پایا جاتا ہے جیسا کہ قسطلانی نے لکھا ہے وعن ابی حنیفۃ انہ یقوم فی الصف عند حی علی الصلوٰۃ فاذا قال قد قامت الصلوٰۃ کبر الامام واللہ اعلم بالصواب۔ ناچیز محمد محسن رضوی عفی عنہ۔

(۳۷) تکبیر کے حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح کہنے کے وقت امام مقتدی کو کھڑا ہو جانا مستحب ہے ائمہ حنفیہ کے نزدیک باتفاق مسلم ہے۔ العبد محمد حسین ۱۴ ربیع الاول۔

(۳۸) ھذا الجواب بالصواب۔ سید ابو یوسف عفی عنہ ساکن کملہ ملک بنگال۔

(۳۹) الجواب صحیح۔ کھڑے ہو کر نماز کا انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ کسی جگہ بیٹھ جانا چاہیئے اور حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہو جائے۔ جیسا کہ عمدۃ الرعایہ میں ہے۔

(۴۰) حضرت مولانا عبد الحی قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے ویقوم الامام والقوم ای من مواضعھم الی الصف وفیہ اشارۃ الی انہ اذا دخل المسجد یکرہ انتظار الصلوٰۃ

قائما بل یجلس فی موضعہ ثم یقوم عند حی علی الفلاح وبہ صرح فی جامع المضمرات

نمقہ العبد المذنب الاوّاہ محمد امانت اللہ عفی عنہ۔

(۴۱) جناب مولانا مولوی محمد صفی الرحمٰن صاحب سنی حنفی بنارسی۔

بے شک امام المشارق والمغارب سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے صاحبین طیبین ودیگر اجلۂ فقہار احناف کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول اس کے متعلق مصرح اور موجود ہے جیسا کہ معبرات آئندہ سے واضح ہے اتنا ضرور ہے کہ بعض فقہانے حی علی الصلوٰۃ پر اور بعض نے حیّ علی الفلاح پر کھڑا ہونا تحریر فرمایا ہے لیکن حی علی الصلوٰۃ سے پہلے یا شروع تکبیر سے کھڑا ہونا کتب حنفیہ میں نہیں پایا گیا۔ اگر کوئی صاحب مجھے اس کا صریح ثبوت مرحمت فرمائیں تو میں بے حد ممنون و مشکور رہوں گا۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر جلد اوّل صفحہ میں ہے۔

واذا قال المؤذن فی الاقامۃ حیّ علی الصلوٰۃ قام الامام والجماعۃ عند علمائنا الثلٰثۃ للاجابۃ (الی قولہ)

خلاصہ یہ کہ احقر نے بیشتر کتب فقہ میں بلا اختلاف حیّ علی الصلوٰۃ پر کھڑا ہونا مستحبات و آداب نماز سے لکھا ہوا پایا۔ اگر کوئی صاحب اس کے خلاف یعنی حیّ علی الصلوٰۃ سے پہلے شروع تکبیر سے کھڑا رہنا عند الحنفیہ بہتر جانتے ہوں تو بحوالہ کتب ضرور مطلع فرمائیں۔ بہرحال جملہ عبارات مذکورہ سے امام اعظم ابوحنیفہ کے فرمان کے موافق امام و مقتدی کا حیّ علی الصلوٰۃ یا حیّ علی الفلاح پر کھڑا ہونا صحیح اور اس کے خلاف کرنا غلط اور بے دلیل معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم

کتبہ العبد المذنب الضعیف الراجی الی رحمۃ ربہ القوی محمد صفی الرحمٰن (عفا عنہ اللہ المنان) السنی الحنفی البنارسی ۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۴۶ھ من الھجرۃ النبویۃ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ۔

(۴۲) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مأۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ مولانا حاجی حافظ قاری شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلی قدس سرہ العزیز۔

یہی مولانا مولوی محمد صفی الرحمٰن صاحب مذکور تیسرے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں مجھ کم علم کے دیکھنے میں شروع تکبیر سے کھڑا رہنا عند الحنفیہ اب تک کسی کتاب میں نظر نہ آیا۔ جس

طرح حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا آداب نماز سے مصرح ہے کاش اگر اس قسم کی کوئی تصریح مل جائے تو میں اپنے تمام علماء احناف سے گزارش کروں گا کہ مجھ خادم کو بھی ضرور مطلع فرمائیں۔ ابھی تھوڑا زمانہ ہوا کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ جن کی فقہ فی زمانہ عدیم النظیر ہے مسائل جزئیہ پر وہ جس قدر حاوی تھے اس کا صحیح اندازہ ہونا مشکل ہے آپ کے پاس ایک استفتاء بایں مضمون جاتا ہے:

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام اور مقتدیوں کو جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑا ہونا چاہئے یا مکبر جب حی علی الصلوٰۃ، حیّ علی الفلاح کہے تب کھڑے ہوں اور امام و مقتدی قیام و قعود میں مساوی ہیں یا ہر ایک کے واسطے جداگانہ حکم ہے مثلاً کوئی کہے کہ جب تکبیر شروع ہو تو فوراً امام کھڑا ہو جائے اور مقتدی حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں تو اس کا یہ قول صحیح ہے یا غلط۔

جس کا جواب فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۰۸ میں یوں مرقوم ہے۔

الجواب حیّ علی الفلاح پر کھڑے ہوں جس نے کہا امام فوراً کھڑا ہو جائے غلط کہا حوالہ وہ دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس فتوی کو دیکھ کر احقر کو من کل الوجوہ مسئلہ کی حقانیت پر اطمینان ہو گیا۔

(۳۴) جناب گرامی القاب حضرت مولٰنا عبد الکافی صاحب الٰہ آبادی قدس سرہٗ۔

یہی مولوی صاحب موصوف ساتویں سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایسی صورت میں جب کہ تکبیر شروع ہے اور امام محراب یا مصلّے پر اپنے مذہب کے موافق بیٹھا ہے تو جو شخص حی علی الفلاح سے قبل مسجد میں آئے وہ بھی بیٹھ جائے۔ امام کی مخالفت نہ پائی جائے کیوں کہ ہم اوپر طحاوی کی حدیث بحوالہ مضمرات تحریر کر چکے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا تقوموا حتی تروني قمت مقامي"۔ پھر جب امام اجابت و مسارعت لامتثال الامر کے خیال سے حی علی الفلاح پر اٹھنے کے انتظار میں ابھی بیٹھا ہے اور مقتدی کھڑے ہو گئے۔ یا کوئی شخص مسجد میں داخل ہو کر نماز کا انتظار کھڑے ہو کر کرے تو خلاف سنت ہو گا۔ غالباً اسی وجہ سے ایسی صورت میں علماء احناف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے کھڑے ہو کر

تکبیر سننا مکروہ فرمایا ہے۔

چنانچہ عالمگیری۔ جامع الرموز۔ مضمرات۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح۔ شامی علی الدر۔ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ۔ فتاوی رضویہ جلد دوم۔ بہار شریعت اور حال میں ایک رسالہ "مسائل ضروریہ" مولانا عبدالکافی صاحب مدظلہ العالی الہ آبادی کے اہتمام سے شائع ہوا ہے جس میں کئی علما کے دستخط بھی ہیں اس میں کراہت بایں صورت مرقوم ہے۔ الخ۔

(۴۴) حضرت والا درجت عظیم المنزلت، رفیع المرتبت صدر المشائخ والعلماء گرامی جناب معلیٰ القاب مولانا الحاج الشاہ ابوالمحامد سید محمد صاحب اشرفی جیلانی دام ظلہٗ۔

خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ صرف اس صورت میں کہ امام و مقتدی پہلے سے مسجد میں مصلی پر بیٹھے ہوں یا کوئی شخص ٹھیک تکبیر کہنے کے وقت مسجد میں آیا تو یہی حکم ہے کہ حی علیٰ تک نشست اختیار کرے اور حی علیٰ ثانیہ کے بعد سب کے سب یکدم کھڑے ہو جائیں اور اس کے متعلق مجیب سلمہٗ نے نصوص فقہیہ کافی سے زیادہ نقل کر دی ہیں البتہ چند نصوص جو تفاصیل مذکورہ پر روشنی ڈالیں درج ذیل ہیں۔

(اس جگہ آپ نے عبارت رد المحتار مع ترجمہ و عبارت عالمگیری مع ترجمہ و طحطاوی علی مراقی الفلاح مع ترجمہ درج فرمایا ہے۔ میں صرف طحطاوی علی مراقی الفلاح لکھ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ مخالفین طحطاوی علی الدر المختار کی عبارت کو مفید مطلب سمجھ کر پیش کرتے ہیں)

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے۔

وقیام القوم والامام ان کان حاضرا بقرب المحراب حین قیل حی علی الفلاح وان لم یکن حاضرا یقوم کل صف حین ینتھی الیہ الامام فی الاظھر وان دخل من قدامھم قاموا حین رأوہ واذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل المسجد فانہ یقعد	ترجمہ: قوم اور امام کا کھڑا ہونا اگر وہ مصلے کے قریب موجود ہو اس وقت ہے جب حی علی الفلاح کہا گیا اور اگر امام موجود نہ ہو تو ہر صف کھڑی ہو جب اس تک امام پہنچے یہ روایت اصح میں ہے اور اگر وہ سامنے سے آئے تو سب اس کو دیکھتے ہی کھڑے ہو جائیں اور جب مؤذن اقامت شروع کر دے اور کوئی مسجد میں آئے تو وہ بیٹھ جائے اور کھڑے

ولا ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات ویفهم منہ کراهة القیام ابتداء الاقامة والناس عنہ غافلون۔

ہوئے انتظار نہ کرے کیوں کہ یہ مکروہ ہے جیسا کہ مضمرات میں ہے اور اس سے سمجھی جاتی ہے قیام کی کراہت شروع اقامت میں حالاں کہ لوگ اس سے غافل ہیں۔

ھذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم کتبہ عبیدہ العاصی فقیر ربہ واسیر ذنبہ ابو المحامد سید محمد الاشرفی الجیلانی خادم الحدیث الشریف فی الجامعة الاشرفیة الکائنة بحضرة کچھوچھہ المقدسة۔ (ضلع فیض آباد ۲۰ ربیع الآخر شریف روز جان افروز دوشنبہ ۱۳۴۶ھ)

(۴۵) جواب صحیح ہے۔
فقیر ابو احمد سید محمد علی حسین اشرفی جیلانی عفرلہ سجادہ نشین آستانہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

(۴۶) اسولہ مذکورہ کے اجوبہ صحیح وحق صریح ہیں۔ مجیب اول محقق کی تحقیق سونا ہے اور مجیب ثانی مصدق ومدقق کی تدقیق سونے پر سہاگہ ہے سلمہما اللہ تبارک وتعالیٰ وجزاہما خیر الجزاء وکثر سواد العلماء الاحناف اللہم تقبل عبدہ المذنب عبد الغنی کان اللہ لہ خویدم خاندان اشرفیہ اعانہم اللہ العظیم۔

(۴۷) الجواب صحیح۔ کمترین ابو المعین محی الدین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی۔

(۴۸) ذلک الکتٰب لاریب فیہ فقیر ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی عفرلہ۔

(۴۹) ھذا ھدی للمتقین الذین یومنون بما قال الامام الاعظم ویتبعون قالہ بغمہ درقمہ بقلمہ العبد المسکین محمد ن المدعو بافضل الدین البہاری عفرلہ الباری امین الافتاء فی الجامعة الاشرفیة الکائنة بحضرة کچھوچھا المقدسة ضلع فیض آباد۔

(۵۰) من اجاب فقد اصاب۔ کتبہ السید محمد فاروق کان اللہ لہ ۳ رجادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ

(۵۱) استاذ الاساتذہ گرامی جناب مولانا مولوی حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی بہاری رحمہ اللہ

عبارت مذکورہ فی السوال: قال محمد ینبغی للقوم اذ قال المؤذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی الصلوٰة فیصفوا؟

پر غور و خوض کیا گیا اندریں معاملہ جو معنی عبارت مذکورہ کے عمرو نے بیان کئے ہیں (یعنی معنی حقیقی قیام کا کھڑا ہونا ہے اور ارادہ و عزم اس وقت لیا جاتا ہے جب کوئی محظور ہو اور کوئی محظور نہ ہو تو مفسرین وہاں مطلقاً معنی حقیقی ہی مراد لیتے ہیں۔)

وہ درست ہیں اور خالد کا کہنا (کہ عبارت مذکورہ میں یقوم کا صلہ الی آیا ہے اور جب قیام کا صلہ الی آتا ہے تو اس وقت قیام قصد اور عزم کے معنی میں آتا ہے) خلاف ظاہر ہے اولاً تو اس وجہ سے کہ مؤذن حی علی الفلاح کہنے کے بعد قد قامت الصلوٰۃ کہتا ہے جس کے معنی ہیں نماز قطعی کھڑی ہو چکی اور قد قامت الصلوٰۃ باعتبار اپنے معنی حقیقی کے اس وقت صادق آسکتا ہے جب قول مذکور کے کہنے سے بیشتر قیام ہو گیا ہو اور یہ جب ہی ہو گا جب قیام کو حقیقی معنی پر محمول کیا جائے اور بوجہ ظہور اس معنی کے شراح مؤطا نے عبارت مزبورہ کے یہی معنی ذکر کئے"۔

قال الملا علی القاری قال محمد ینبغی للقوم یشمل الامام وغیرہ اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ای الاول او الثانی وھو اقرب ان یقوموا الی الصلوٰۃ لیصح اخبار المؤذن بقولہ قد قامت الصلوٰۃ علی الحقیقۃ والا فیکون مجازا ای قرب قیامھا فیصفوا الخ۔

ثانیاً کتب فقہ میں جو مذہب امام محمد صاحب کا نقل کیا گیا ہے وہ اسی طور سے ہے کہ بوقت حی علی قوم کو کھڑا ہونا چاہیئے اور امام ابو یوسف و دیگر ائمہ کے مذہب کے نزدیک تمامی تکبیر یعنی اقامت کے بعد کھڑا ہونا چاہیئے الخ عبدہ العاصی برکات احمد عفی عنہ یوم الجمعہ ۲۹ رجمادی الاولی ۱۳۴۶ھ م ۲۵ رنومبر ۱۹۲۷ء

مزید نئی تصدیقات اور فتاویٰ

(۵۲) گرامی جناب والا القاب حضرت مولانا سید محمد مختار اشرف صاحب سجادہ نشین کچھوچھا شریف۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جماعت کی نماز میں امام اور مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہئے مذہب احناف کیا ہے مدلل ارشاد فرمایا جائے۔

(محمد سلیمان عفی عنہ)

الجواب بعون الملک العلام الوہاب :۔ صورت مسئولہ میں امام اور مقتدی کو اس وقت کھڑا ہونا چاہئے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے۔

جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔

ان کان المؤذن غیر الامام وکان القوم مع الامام فی المسجد فانہ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ :۔ سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

(۵۳) حضرت مولانا مولوی سید معین الدین اشرف صاحب اشرفی۔

جب مؤذن یا مکبر حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے اس وقت مقتدی و امام کھڑے ہو جائیں اور بعد ختم تکبیر امام نماز شروع کر دے حدیث کے فرمان کے مطابق اپنی اپنی صفوں کو درست رکھو فقط

سید معین الدین اشرف از کچھوچھہ شریف :۔

(۵۴) حضرت گرامی منزلت مولانا شاہ ابو الحسین آل مصطفےٰ سید میاں صاحب قادری مارہروی۔

مسلما و محمدا و مصلیا الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔

امام اگر مسجد میں محراب کے قریب ہے اور مؤذن نے تکبیر کہی تو امام و مقتدی دونوں کو بیٹھ کر تکبیر سننا مستحب اور کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے جب مؤذن حی علی الفلاح پر پہنچے تب سب اٹھیں ہمارے تینوں اماموں سیدنا امام اعظم اور ان کے صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا مذہب مہذب ہے امام حسن و امام زفر رحمہما اللہ تعالیٰ پہلی قد قامت الصلوٰۃ پر امام و ماموم کو کھڑا ہونے اور دوسری پر تکبیر تحریمہ کا حکم دیتے ہیں مگر صحیح پہلا قول ہے (اس کو آپ نے درمختار، ردالمحتار مراقی الفلاح، اصلاح، اور اس کی شرح ایضاح بحر الرائق شرح کنز الدقائق محیط و ہندیہ کی عبارت سے مدلل فرمایا ہے۔)

محیط اور ہندیہ کی عبارت یہ ہے۔

یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ

وھو الصحیح (الی آخر ما افاد قال) ھذا ما سنح لی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب وصلی اللہ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ونبینا وحبیبنا و شفیعنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلماء ملتہ و اولیاء امتہ وعلینا معھم وبھم ولھم وفیھم اجمعین وبارک وسلم الی یوم الحساب آمین

کتبہ:- الفقیر ابو الحسنین آل مصطفےٰ سید میاں القادری البرکاتی النوری القاسمی المارھروی خادم السجادۃ العالیۃ القادریۃ البرکاتیۃ المارھرویۃ والخطیب فی المسجد الجامع الواقع فی کھڑک نمبر ۴ بمبئی ۹۔

(۵۵) حضرت گرامی منزلت مولانا سید شاہ مصباح الحسن صاحب سجادہ نشین پھپھوند شریف

اس مبحث میں سب سے زیادہ محقق ومفصل بیان عالم عامل بادشاہ عادل حضرت اورنگ زیب سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

ان کان المؤذن غیر الامام وکان القوم مع الامام فی المسجد فانہ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الصلوٰۃ عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح واما اذا کان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من قبل الصفوف فکلما جاوز صفا قام ذالک الصف والیہ مال شمس الائمۃ الحلوانی والسرخسی وشیخ الاسلام خواھر زادہ وان کان الامام دخل المسجد من قدامھم یقومون کما رأوا الامام وان کان الامام والمؤذن

یعنی مؤذن امام کے سوا دوسرا شخص ہے اور امام مع جماعت مسجد میں ہے تو امام وجماعت سب حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں اسی پر ائمہ ثلاثہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے اور امام مسجد سے خارج ہو اس وقت امام اگر صفوں کی جانب سے آئے تو جس صف سے تجاوز کرے وہ صف کھڑی ہو جائے اسی جانب شمس الائمہ حلوانی اور سرخسی وشیخ الاسلام کا میلان ہے۔ اور اگر امام مسجد میں سامنے سے داخل ہو تو دیکھتے ہی سب کھڑے ہو جائیں اور اگر مؤذن وامام ایک ہے تو اگر اقامت مسجد میں کہی تو مقتدی فراغ اقامت تک نہ

واحد اذان اذان فی المسجد فالقوم لا یقومون مالم یفرغ من الاقامۃ وان اذان خارج المسجد فمشائخنا اتفقوا علی انھم لایقومون مالم یدخل الامام المسجد۔

کھڑے ہوں اور اگر اقامت مسجد سے باہر کہی تو مشائخ حنفیہ متفق ہیں کہ مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک امام مسجد میں داخل نہ ہو۔

میرے خیال میں یہی تفاصیل فیصلہ کن وموافق روایات احادیث واقوال فقہاء عظام احناف ہیں ھذا ماظھرلی فی ھذا المبحث من الکتب الموجودۃ عندی۔

واللہ اعلم بالصواب والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ وعلماء ملتہ اجمعین قالہ بفمہ وامر برقمہ السید مصباح الحسن المودودی الچشتی کان اللہ لہ۔

(۵۶) الجواب صحیح: لائق العمل محمد اسمٰعیل محمود آبادی مجاز اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ

(۵۷) حضرت عالی منزلت جناب مولانا سید شاہ قمر الہدیٰ صاحب سجادہ نشین پنڈشریف

ذی عزت حضرت وعلیکم السلام وعلی من لدیکم اس عزت افزائی کا مشکور اور بدل ممنون ہوں موذن جب حی علی الصلوٰۃ کہے تو کھڑا ہونا مستحسن ہے اللہ اللہ خیر صلا زیادہ لکھا نہیں جاتا ہے۔ حضرت مولانا ظفر الدین ملک العلماء کی ہستی غنیمت ہے۔ ان سے دریافت فرمائیں مجھ کو خط لکھنا تو مشکل ہے اور کتب بینی تو اور بھی مشکل۔ میری اس عدم تعمیل حکم کو اپنے اخلاقِ حسنہ پر محمول فرما کر نظر انداز فرمائیں۔ شاہ قمر الہدیٰ پنڈی مونگیری۔

(۵۸) حضرت گرامی مرتبت جناب مولانا سید شاہ صبیح الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہِ عمادیہ پٹنہ۔

فقہ کی کتابوں میں میری نظر سے کوئی ایسی تصریح نہیں گزری جس سے ثابت ہو کہ امام اور مقتدیوں کو ابتدائے تکبیر ہی سے کھڑا ہونا چاہیئے۔ بلکہ فقہاء نے حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا مستحب لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس کا تارک گنہگار نہیں ہے۔ مسئلہ کی پوری تفصیل درمختار باب صفۃ الصلوٰۃ میں دیکھ لیجئے۔ طوالت کی وجہ سے میں نے کتاب کی عبارت نہیں لکھی۔ اس کے علاوہ دیگر کتب فقہیہ مثلاً شامی فتاوی عالمگیری میں بھی یہ مسئلہ مسطور ہے۔

المجیب فقیر صبیح الحق عمادی غفرلہ جاروب کش آستانۂ عالیہ عمادیہ پٹنہ سٹی۔

(۵۹) حضرت والامنقبت مولانا سید شاہ عبدالمنان صاحب قادری صدر مدرس مدرسہ محمدیہ پٹنہ۔

الجواب۔ ہوالموفق للصواب، صورت مسئولہ میں تمام مصلیوں کو چاہئے کہ وہ صف بستہ مسجد میں بیٹھے رہیں اور مکبر جب اقامت کے الفاظ ادا کرتا ہوا لفظ حی علی الفلاح پر پہونچے تو تمام مقتدی کھڑے ہوکر صف درست کرلیں حتی کہ وہ لوگ جو بوقت تکبیر مسجد میں داخل ہورہے ہوں اور تکبیر شروع ہوچکی ہو تکبیر بیٹھ کر ہی سنیں۔ کھڑے ہوکر تکبیر سننا مکروہ ہے اور بیٹھ کر سننا مستحب ہے اور باعث ثواب اسی پر حنفیوں کا اجماع ہے۔

کتاب الآثار امام محمد میں ہے۔

قال محمد اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا طلحۃ بن مطرف عن ابراہیم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح فانہ ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا (الیٰ ان قال) قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ۔	یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو نمازیوں کے لئے بھی بہتر ہے کہ کھڑے ہوکر صفیں درست کرلیں الخ اور پھر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہی مسلک امام اعظم کا ہے اور اسی پر میرا عمل ہے۔

اور ذخیرہ میں ہے:۔

یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ۔	یعنی امام و مقتدی نماز کے لئے اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علی الفلاح کہے یہی امام اعظم امام محمد امام ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہم کا مذہب ہے۔

اور یہی ایضاح میں ہے کہ تکبیر کھڑے ہوکر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ فرمایا کہ اگر تکبیر ہورہی ہے اور مسجد میں کوئی نمازی آئے تو بیٹھ جائے اور جب مکبر حی علی الفلاح پر پہونچے تو اس وقت سب لوگ کھڑے ہوجائیں۔

اسی موضوع پر فقیر کا ایک مختصر رسالہ لیکن جامع "التبیین والایضاح للقیام عند حی الفلاح"

ردمانعین میں ہے جو طبع ہو کر عوام وخواص میں مقبول ہو چکا ہے تفصیل کے لئے اس کی طرف رجوع کریں۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ:۔ الفقیر الی المولی تعالیٰ الشاہ ابوسلمان محمد عبدالمنان الچشتی القادری غفرلہ الباری مفتی البلدۃ وصدر المدرسین بالمدرسۃ العربیۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی عظیم آباد پٹنہ:۔

(۶۰) من اجاب فقد اصاب واللہ اعلم بالصواب:۔
محمد یوسف حمیدی نقشبندی ابوالعلائی تکیہ شریف پٹنہ سٹی۔

(۶۱) لاشبہۃ ان الجواب صحیح والقول معمول عند فقہائنا الحنفیۃ رحمہم اللہ
المفتقر الی اللہ صدر الحق بلخی:۔

(۶۲) الجواب صحیح (مولانا حکیم) حسین الحق عمادی۔

(۶۳) حضرت د الاقربت مولانا شاہ عبدالباقی برہان الحق صاحب رضوی جبلپوری۔
امام اور مقتدی کو اس وقت کھڑا ہونا چاہیئے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے۔
شرح نور الایضاح میں ہے۔
ومن الآداب القیام ای قیام القوم والامام حین قیل حی علی الفلاح۔
فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔
انہ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح۔
اس کے علاوہ بھی کتب فقہیہ شروح وفتاوی میں اس مسئلہ کی کافی تصریح ہے۔ من شاء فلیرجع وھو تعالیٰ اعلم۔
کتبہ:۔ الفقیر عبدالباقی محمد برہان الحق القادری الرضوی الجبلفوری غفرلہ۔

(۶۴) حضرت مولانا مولوی اجمل شاہ صاحب مفتی اکمل بلدۃ سنبھل مرادآباد۔
امام اور مقتدی کو جماعت کے لئے بوقت تکبیر حی علی الفلاح پر اٹھنا چاہئے۔ اور ابتدائے تکبیر سے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
فتاوی عالمگیریہ میں ہے:۔
اذا دخل الرجل عند الاقامۃ یکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم

يقوم اذا بلغ المؤذن قوله حی علی الفلاح كذا فی المضمرات ان كان المؤذن غير الامام وكان القوم مع الامام فی المسجد فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثة وهو الصحيح۔ (عالمگیری قیومی ج ۱ ص ۲۹)

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں اسی عبارت مضمرات کے بعد فرمایا۔

ويفهم منه كراهة القيام ابتداء الاقامة والناس عنه غافلون (طحطاوی مصری ص۱۵۱)

اسی طرح جامع الرموز، ردالمحتار، وقایہ، ملتقی الابحر، کنز الدقائق، نور الایضاح، تنویر الابصار، مراقی الفلاح، درمختار، عینی شرح کنز، تبیین الحقائق، بحرالرائق، مجمع الانہر، بدائع، ذخیرہ، شلبی حاشیہ زیلعی، اصلاح، ایضاح، ظہیریہ، درر، غرر، حاوی، مختار، طحطاوی علی الدرر، محیط، فتاوی بزازیہ وجیز، منتقی، وغیرہ بکثرت کتب فقہ میں ہے۔ جس کی تفصیل میرے ایک مبسوط فتوی میں ہے۔ بالجملہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا اور بقول طحطاوی لوگ اس سے غافل ہیں حضرت ملک العلماء دامت برکاتہم کی خدمت میں سلام نیاز معروض ہے۔ محمد اجمل حنفی عنہ از سنبھل۔

(۶۵) حضرت مولانا مولوی الحاج محمد ارشاد حسین صاحب جعفری سجادہ نشین شمس گڑھ۔

آپ نے اس مسئلہ کے جواب میں بہت ہی مبسوط فتوی تحریر فرمایا ہے جس کو احادیث وعبارات کتب فقہیہ سے مدلل فرمایا۔ آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

حاصل کلام مسجد میں جب نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو امام اور مقتدی سب کو بیٹھا رہنا چاہئے جب مکبر تکبیر کہتا ہوا حی علی الفلاح پر پہونچے اس وقت سب کو کھڑا ہونا چاہئے یہی مذہب صحیح ہے۔ اور احادیث صحیحہ سے ثابت اور سنت متواترہ اور عمل خیر القرون کے مطابق اور ائمہ اربعہ کا مذہب ہے اور اسی پر عمل کرنے کے لئے ترغیب وتحریص ثابت ہے اس لئے اس کی اشاعت اور اس پر عمل موجب رضائے خدا اور اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس کو معمولی عمل خیال کر کے عمل سے لاپرواہی کرنا غفلت اور سستی اور اتباع ہوائے نفسانی اور ضعف ایمان کی دلیل ہے۔

حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہر الروایت آپ نے ملاحظہ فرمائی اور ظاہر الروایت کے خلاف فتوی دینا قطعاً باطل وبے اعتبار ونا قابل عمل ہے۔

درمختار میں ہے :-

اعلم ان ما اتفق اصحابنا فی الروایۃ الظاھرۃ عنھم یفتی بہ قطعاً۔ (جان لو کہ ظاہر روایت میں جس پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے قطعاً فتوی اسی پر ہوگا ۱۲ م)

جو شخص مقلد کہلا کر ظاہر الروایت امام اعظم و صاحبین رحمۃ اللہ علیہم کا انکار کر کے رد کرے وہ خاص غیر مقلد ہے اس کی جماعت اور امامت مقلد کے لئے ناجائز ہے اس کے علاوہ یہ بھی ثابت ہوا کہ اقامت نماز کے وقت امام اور مقتدیوں کا کھڑا ہو جانا مکروہ ہے۔ جامع الرموز اور مجمع الانہر وغیرہ میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث موجود ہے بعض ناحق پر اڑنے والے جب ان دلائل واضحہ اور براہین قاطعہ پر مطلع ہوتے ہیں تو بجز تسلیم کے اگرچہ ان کو مفر نہیں ملتا یہ کہہ کر ٹالا کرتے ہیں کہ صف درست کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ بات انتہائی لچر اور پوچ ہے اور قابل افسوس ہے کہ نماز پڑھتے مسلمانوں کی تمام عمر گزری اور اب تک وہ صفیں بھی ٹھیک نہیں کر سکتے اللہ ہدایت عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ :- الحاج محمد ارشاد حسین جعفری غفرلہ، سجادہ نشین خانقاہ سجادیہ ششی گڑھ ضلع بریلی۔

(۶۶) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خلیفہ حضرت صدر الافاضل صاحب مرادآبادی سید العلماء حکیم قادری مفسر مفتی محمد ارشاد حسین صاحب جعفری خلف اکبر حکیم مفتی سید محمد سجاد حسین اشرفی مرحوم سجادہ نشین خانقاہ سجادیہ ششی گڑھ ضلع بریلی نے جو کچھ عبارت مذکورہ بالا میں تحریر فرمایا ہے عین مذہب اہلسنت و جماعت احناف کے مطابق ہے اور جلوس عند اقامت الصلوٰۃ کی ضرورت کو حدیث اور اقوال فقہائے کرام سے علی وجہ احسن ثابت کیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

فقیر محمد رونق علی کان اللہ لہٗ، ناظم جماعت انوار مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء ششی گڑھ بریلی

(۶۷) الجواب صحیح :- حافظ عبد الصمد امروہوی عفی عنہ مدرس مدرسہ خانقاہ سجادیہ ششی گڑھ بریلی۔

(۶۸) حضرت بابرکت گرامی جناب مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب ناظم

حزب الاحناف لاہور۔

اس پُر فتن زمانہ میں جب کہ ہر کس و ناکس مذہب سے بیزار نظر آتا ہے ان کی جاہلانہ اور آزادانہ رسم و رواج کے مقابلہ میں احکامِ شریعت کا اجرار اور احیار سنت پر اجرِ عظیم کا وعدہ ہے اذان کو دیکھیے کہ عموماً مسجد میں دینے کا رواج ہو گیا حالانکہ جملہ کتب معتبرہ فقہ میں مُنذنہ پر اذان دینے کا حکم ہے مُنذنہ نہ ہو تو خارج مسجد میں اذان دینا مسنون ہے۔ خطبہ کی اذان کا بھی یہی حکم ہے۔ مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ خلاصہ، عالمگیری، فتح القدیر، طحطاوی وغیرہ میں تصریح موجود ہے۔

اسی طرح اقامت کے وقت کھڑے ہونے کا عام رواج ہو گیا حالانکہ عالمگیری وغیرہ میں حی علی الفلاح تک بیٹھنے کی تصریح موجود ہے۔

یہ مسئلہ کسی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا کہ مؤذن جس وقت تکبیر شروع کرے اسی وقت سب کھڑے ہوں اور کھڑے ہو کر تکبیر سنیں اس کے خلاف فقہار کی تصریحات موجود ہیں جو شخص اس کے خلاف دعویٰ کرتا ہے اس سے کسی مستند کتاب کا حوالہ طلب کیا جائے اور وہ عبارت مجھے بھی بھیجی جائے۔ یہ دونوں مسئلے نہایت تحقیق سے اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے فتاویٰ میں مذکور ہیں اور ان مسائل کے متعلق متعدد رسائل بحوالہ کتب معتبرہ لکھے گئے ہیں۔

حضرت ملک العلمار مولانا الحاج مفتی ظفر الدین صاحب مدظلہ العالی کے ہوتے ہوئے مجھ ہیچ میرز و ہیچمدان سے دریافت کرنے کی کیا حاجت پیش آئی۔

والسلام فقیر قادری ابو البرکات سید احمد عفا اللہ عنہ۔ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور۔

(۶۹) جناب مولانا مولوی زاہد القادری صاحب مفتی رسالہ آستانہ دہلی۔

عام رواج یہ ہے کہ اقامت کے وقت امام و مقتدی سب صف باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن عالمگیری میں لکھا ہے کہ تکبیر کے وقت مکبر کے سوا دوسروں کا کھڑا ہونا خلاف سنت ہے صحیح طریقہ یہ ہے کہ سب کو بیٹھ جانا چاہیے اور جب مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت امام اور مقتدیوں کو اٹھنا چاہیے۔ اگر تکبیر کے وقت کوئی شخص آئے تو اسے بھی بیٹھ جانا چاہیے۔ احقر زاہد القادری۔

(۷۰) جناب مولانا مولوی عبد العزیز صاحب مراد آبادی صدر مدرس مدرسہ اشرفیہ

مبارک پور۔

نماز جماعت میں امام اور مقتدیوں کو اقامت کے شروع ہوتے ہی کھڑا ہونا مکروہ ہے یہاں تک کہ شروع اقامت کے وقت بھی اگر کوئی آئے تو اس کو بھی بیٹھ جانا چاہئے اس کو بھی کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے۔

واذا اخذ الموذن فی الاقامۃ ودخل رجل المسجد فانہ یقعد ولا ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات۔ قہستانی۔ ویفہم منہ کراہۃ القیام ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون اھ۔

لہٰذا کراہت سے بچنے کے لئے بیٹھ کر اقامت سننا چاہئے اگر امام محراب کے قریب ہے تو امام اور مقتدی سب حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں یہ مستحب ہے اور امام موجود نہ ہو تو امام کے آنے پہ کھڑے ہوں۔

مراقی الفلاح میں ہے۔

ومن الادب القیام ای قیام القوم والامام ان کان حاضرا بقرب المحراب حین قیل ای وقت قول المقیم حی علی الفلاح لانہ امر بہ فیجاب وان لم یکن حاضرا یقوم کل صف ینتھی الیہ الامام فی الاظہر۔ واللہ اعلم۔

کتبہ: عبد العزیز عفی عنہ۔

(۷۱) الجواب صحیح :۔ احقر علی احمد خادم دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ۔

(۷۲) جناب مولانا مولوی ابو المعانی شمس الدین احمد صاحب جعفری صدر مدرس مدرسہ منظر حق ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔

الجواب وہو الملہم للصدق والصواب :۔ جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت امام اور مقتدی کو کھڑا ہونا چاہئے یہی امام اعظم اور تمام فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

موطا امام محمد میں ہے۔

قال محمد ینبغی للقوم اذا قال الموذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی

الصلوٰۃ ویصفوا الخ۔

(آپ نے عبارات کنز الدقائق شرح ملتقی عالمگیریہ سے اس فتویٰ کو مدلل فرمایا ہے)

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم فقیر ابو المعانی شمس الدین احمد جعفری رضوی جونپوری خادم مدرسہ منظر حق ٹانڈہ (صدر مدرس مدرسہ)

(۴۷) جناب مولانا مولوی مفتی محمد نذیر صاحب مفتی ٹانڈہ ضلع فیض آباد۔

تکبیر کے شروع ہوتے ہی نہ امام کھڑا ہو نہ مقتدی بلکہ جب مکبر حی علی الفلاح پر پہونچے اس وقت امام اور مقتدی کو کھڑا ہونا چاہئے یہی طریقہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کا اور تمام فقہا کے نزدیک مستحب اور مندوب ہے جیسا کہ مؤطا امام محمد باب تسویۃ الصفوف صہ۸۸ میں ہے۔

قال محمد ینبغی للقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی الصلوٰۃ ویصفوا۔ الخ

(آپ نے اس فتویٰ کو کنز الدقائق باب صفۃ الصلوٰۃ صہ۲۴ الدر المنتقی فی شرح الملتقی باب صفۃ الصلوٰۃ کی عبارت سے مدلل فرما کر ارشاد فرمایا) شروع تکبیر سے بیٹھے رہنے کی تاکید یہاں تک ہے کہ اگر کوئی شخص تکبیر شروع ہونے پر مسجد میں آئے اور اس خیال سے کہ تکبیر ہو رہی ہے اب بیٹھنے سے کیا فائدہ کھڑے کھڑے انتظار کرے اس کا یہ فعل مکروہ ہے اس کو بیٹھنا چاہئے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ عالمگیری باب الاذان صہ۳۵ میں ہے۔

اذا دخل الرجل عند الاقامۃ یکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن قولہ حی علی الفلاح (الی ان قال)

اب ان تصریحات سے مسئلہ کی وضاحت اس کی حقانیت بالکل صاف اور ثابت ہو گئی اور فقہاء حنفیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں کسی نے بھی امام اور مقتدیوں کے مسجد میں رہنے کی حالت میں شروع تکبیر سے کھڑے ہونے کو نہیں لکھا اگرچہ اس قدر اثبات اور تحقیق مسئلہ کے لئے عبارات مسطورہ بالا کافی اور وافی ہے لیکن کم پڑھے کو اور اردو جاننے والوں کے لئے عربی عبارتوں کا سمجھنا مشکل دو مشکل ہے اس لئے اردو اور فارسی کتابوں کی عبارت تحریر کرنا

ضروری معلوم ہوا لہٰذا وہ درج ذیل ہیں۔

مشہور و معروف کتاب مفتاح الجنۃ تیسرا باب دوسری فصل میں ہے۔

"جب اقامت میں حی علی الصلوٰۃ کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہو جائیں"۔ ہذا بلفظہ

اور مالابد منہ میں ہے:۔

طریق خواندان نماز بروجہ سنت آنست کہ اذاں گفتہ شود و اقامت و نزد حی علی الصلوٰۃ امام برخیزد۔

واضح رہے کہ جن لوگوں نے حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے کو لکھا ہے وہ امام حسن امام زفر رحمہما اللہ تعالیٰ کے قول پر ہیں۔ مگر ائمہ ثلاثہ خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہئے اور اسی کو صحیح بتایا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

ابوالمحامد محمد نذیر عفرلہ المولیٰ القدیر۔

(۷۴) الجواب صحیح :۔ محمد ایوب عفی عنہ۔

(۷۵) الجواب صحیح :۔ ثابت علی قادری عفی عنہ۔

(۷۶) الجواب صحیح :۔ فقیر محمد نسیم قادری عفی عنہ۔

(۷۷) قد اصاب من اجاب :۔ محمد عبد الحمید عفا عنہ الوحید۔

(۷۸) الجواب صحیح :۔ فقیر محمد زین العابدین عفی عنہ مدرسہ منظر حق ٹانڈہ۔

(۷۹) الجواب صحیح :۔ محمد اسحاق مدرس مدرسہ منظر حق ٹانڈہ۔

(۸۰) جناب مولانا مولوی ابوسلیم محمد حفیظ اللہ صاحب مفتی شہر علی گڑھ۔

نماز با جماعت میں امام اور مقتدی کو اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے جب حی علی الفلاح کہا جائے فقہ کی اکثر معتبر کتب میں اس کا ذکر ہے۔

درمختار میں ہے۔

والقیام لامام وموتم حین قیل حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب المحراب الخ۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب :۔ المفتقر الی اللہ ابوسلیم محمد حفیظ اللہ

کان اللہ لہ علی گڈھ۔

(۸۱) ذالک کذلک۔ محمد عبد الشاہد خاں شروانی علی گڑھ۔

(۸۲) جناب مولانا مولوی سید محمد عمیم الاحسان صاحب مدرس مدرسہ عالیہ ڈھاکہ۔

امام اور نمازی مسجد میں موجود ہوں اور مؤذن اقامت شروع کرے تو باتفاق فقہائے حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ مستحب یہ ہے کہ جب موذن حی علی الفلاح کہے تو امام اور مقتدی نماز کے لئے کھڑے ہوں۔

کتاب الآثار امام محمد ص۱ میں ہے۔

محمد قال اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا طلحۃ بن مطرف عن ابراھیم قال اذا قال المؤذن حی علی الفلاح فانہ ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا۔ الخ"

موطا امام محمد ص۶۹ میں ہے۔

قال محمد ینبغی للامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح ان یقوموا الی الصلوٰۃ فیصفوا ویسووا الصفوف ویحاذوا بین المناکب فاذا اقام المؤذن الصلوٰۃ کبر الامام وھو قول ابی حنیفۃ اھ۔

اسی طرح مبسوط ج ۱ ص ۳۹ بدائع الصنائع ص۲۰۰ ج۱ اور متون وشروح وکتب فتاویٰ میں ہے:۔ واللہ تعالیٰ اعلم:۔ کتبہ السید محمد عمیم الاحسان مدرس مدرسہ عالیہ ڈھاکہ۔

(۸۳) جناب مولانا مولوی محمد سلیمان صاحب اشرفی بہاری مدرس دوم جامعہ لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار۔

الجواب

وھو ملہم الصدق والصواب:۔ امام ومقتدی دونوں کو مؤذن ومکبر کے حی علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑا ہونا مستحب ہے علمائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہم حنفیہ کے لئے کافی ووافی ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

قال فی الذخیرۃ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند

علمائنا الثلثة۔

اور تمام کتب فقہیہ میں یہ مسئلہ بالتصریح مذکور ومسطور ہے اس مسئلہ سے انحراف مقلد حنفی نہیں کرسکتا۔ نفسانیت کو راہ نہ دینا چاہئے حق ظاہر ہونے پر تسلیم کرنا عین انسانیت و مذہب حنفیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

فقط :۔ محمد سلیمان غفرلہ اشرفی بہاری، خادم جامعہ لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار۔

(۸۴) جناب مولانا مولوی محمد محبوب علی صاحب مفتی ریاست رامپور۔

الجواب ہو الموفق للحق والصواب :۔ مستفتی نے جو صورت مسئلہ تحریر کی ہے اس کے متعلق کتب فقہ میں صراحت موجود ہے کہ بہتر اور مستحب یہ ہے کہ جب مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت امام ومقتدی کو کھڑا ہونا چاہئے اور جب قد قامت الصلوٰۃ کہے تو نیت باندھی شروع کرنی چاہئے اور اگر کسی نے اس میں تاخیر کی اور بعد التکبیر نیت باندھی تب بھی کوئی مضائقہ نہیں کیوں کہ یہ صرف استحبابی چیز ہے۔

چنانچہ درمختار وغیرہ کی عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

والقیام للامام والموتم حین قیل حی علی الفلاح۔

درمختار وقال علیہ الشامی فی ردالمحتار قال فی الذخیرۃ۔

یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ وشرع الامام فی الصلوٰۃ اذا قیل قد قامت الصلوٰۃ ولو اخر حتی اتمہا لاباس بہ۔

درمختار وفی رد المحتار لان الخلاف فی الافضلیۃ ص۴۴۴۔

کتبہ الاحقر محبوب علی کان اللہ لہٗ۔

(۸۵) صورۃ الجواب ہکذا واللہ اعلم وعلمہ اتم :۔ محمد حامد علی خاں عفی عنہ مفسر مدرسہ عالیہ رامپور۔

(۸۶) الجواب صواب :۔ وجیہ الدین احمد خاں قادری۔

(۸۷) جواب صحیح ہے۔ محمد یوسف عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ۔

(۸۸) جناب مولانا مولوی سید محمد افضل حسین صاحب مفتی دار العلوم بریلی شریف۔

الجواب۔ حی علی الفلاح سے قبل بوقت تکبیر کھڑا ہو جانا باتفاق ائمہ ثلثہ ممنوع و مکروہ ہے اور وہ جو پہلے سے کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہو اگر نہیں بیٹھے گا مرتکب کراہت ہوگا۔

اس مسئلہ کو آپ نے عبارات در مختار، فتاوی بزازیہ، رد المحتار طحطاوی علی مراقی الفلاح سے مدلل فرمایا ہے وعبارۃ الآخر ہکذا۔

واذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل رجل فی المسجد فانہ یقعد ولا ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات۔ قہستانی۔ ویفہم منہ کراھۃ القیام ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون۔

کتبہ:۔ السید محمد افضل حسین غفرلہ مفتی دار العلوم مظہر اسلام بریلی۔

(۸۹) جناب مولانا مولوی غلام یزدانی صاحب اعظمی صدر مدرس مدرسہ مظہر اسلام بریلی۔

مذہب احناف یہ ہے کہ موذن جب تکبیر کہتا ہوا حی علی الفلاح پر پہنچے تو اس وقت امام اور مقتدی کو کھڑا ہونا چاہئے (عبارات تنویر الابصار و ذخیرہ و رد المحتار) تکبیر شروع ہونے سے پہلے کھڑا ہو جانا یا اثنائے تکبیر میں حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سے قبل کھڑا ہو جانا مکروہ ہے بلکہ جو شخص تکبیر شروع ہونے پر مسجد میں آیا اس کو بھی بیٹھ جانا چاہئے۔ جب امام کھڑا ہو اس وقت یہ بھی کھڑا ہو۔

(عبارت طحطاوی علی مراقی الفلاح ودر مختار و رد المحتار ولفظ الآخرین ہکذا)

در مختار میں ہے۔

دخل المسجد والمؤذن یقیم قعد الی قیام الامام فی الصلوٰۃ۔

رد المحتار میں ہے۔

ویکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح اھ۔

ھٰذا ما ظہر لی من مذہب الاحناف فی ھذا الباب۔

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ کتبہ:۔ الفقیر غلام یزدانی الاعظمی عفی

عنہ الخادم لدار العلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی مرحومہ محلہ بہاری پور۔ بریلی۔

(۹۰) جناب مولانا مولوی محمد رفاقت حسین صاحب صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس قدیم۔

الجواب۔ ہو الموفق للصواب مذہب حنفی میں اگر اقامت کے وقت امام و مقتدی مسجد میں موجود ہوں تو جس وقت مؤذن حی علی الفلاح کہے سب کو کھڑا ہو جانا چاہئے یہی ہمارے تینوں اماموں کا مسلک ہے اور یہی صحیح ہے۔

ان کان المؤذن غیر الامام وکان القوم مع الامام فی المسجد فانہ یقوم القوم والامام اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح عالمگیری۔

واللہ اعلم بالصواب: فقیر رفاقت حسین غفرلہ احسن المدارس قدیم نئی سڑک کانپور۔

(۹۱) ہکذا الجواب واللہ اعلم بالصواب فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس جدید کانپور۔

(۹۲) جناب مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب بلیاوی ناظم تعلیمات مدرسہ سبحانیہ الٰہ آباد۔

صورت مسئولہ میں امام اور مقتدی دونوں کو حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہئے جیسا کہ شرح وقایہ اور عالمگیری وغیرہ میں موجود ہے۔

یقوم الامام والقوم عند حی علی الفلاح (ملتقطا) فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد نظام الدین غفرلہ ناظم تعلیمات مدرسہ سبحانیہ الٰہ آباد۔

(۹۳) جناب مولانا مولوی محمد فہیم اللہ صاحب مفتی مدرسہ سبحانیہ الٰہ آباد۔

امام اور مقتدی کو جب مؤذن حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑا ہونا چاہئے جیسا کہ عالمگیری جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب الاذان میں ہے۔

ان کان المؤذن غیر الامام وکان القوم مع الامام فی المسجد فانہ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح فقط۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ کتبہ:۔ محمد فہیم اللہ غفرلہٗ مفتی مدرسہ سبحانیہ الٰہ آباد۔

(۹۴) جناب مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب نظامی رکن تبلیغ سیرت کمیٹی الہ آباد۔

صورت مسئولہ میں امام اور مقتدی دونوں کو حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہونا چاہئے۔ شرح وقایہ جلد اول صفحہ ۱۵۵ میں ہے اس کی تائید میں فتاویٰ عالمگیریہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب نظامی بقلم انوار احمد نظامی۔

(۹۵) عالیجناب مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری مفتی بدایوں۔

استفتار پہونچا حضرت والد ماجد صاحب قبلہ مدظلہ العالی عرصہ سے علیل ہیں صاحب فراش ہیں بصارت وسماعت میں کمی ہے میں نے ان کو پڑھ کر سنایا۔ جواباً ارشاد فرمایا لکھ دو کہ فقہ حنفی کی کتابوں میں یہ حکم کہ امام اور قوم کو اس وقت کھڑا ہونا چاہئے جس وقت کہ مؤذن تکبیر شروع کرے نظر سے نہیں گزرا۔ من یدع فعلیہ البیان والسلام۔

محمد طاہر قادری خلف مولانا شاہ محمد ابراہیم صاحب قادری مولوی محلہ بدایوں۔

(۹۶) جناب مولانا مولوی سید عزیز حسین صاحب رضوی نقوی لکھن پور ضلع مونگیر۔

جو لوگ مسجد میں جماعت کے انتظار میں ہوں انہیں بیٹھ کر انتظار کرنا چاہئے اور جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو کھڑے ہو کر صف درست کریں یہی حکم امام کے لئے بھی ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت مصلے پر کھڑا ہو جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ بلکہ جو شخص اقامت کہتے وقت بھی آئے تو اسے بھی بیٹھ جانا چاہئے اور حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہو۔

واللہ اعلم بالصواب:۔ المفتقر الی اللہ الغنی فقیر عزیز حسین عفی عنہ الرضوی النقوی لکھن پوری۔

(۹۷) جناب مولانا مولوی حکیم شاہ محمد عطار الرحمٰن صاحب نوری مظفر پوری۔

امام ومقتدی دونوں کے لئے مستحب ہے کہ جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو کھڑے ہوں جیسا کہ درمختار میں تصریح ہے۔

والقیام لامام وموتم حین قیل حی علی الفلاح۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے یہ اس وقت ہے جب کہ امام محراب کے پاس ہو ورنہ امام

پیچھے سے آتا ہو اور تکبیر ہوتی ہو تو جس صف میں امام پہونچے وہی کھڑے ہو جائے۔

درمختار میں ہے۔

والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظھر۔

مگر کھڑے ہو کر تکبیر سننا کہیں سے ثابت نہیں بہرحال شرح وقایہ وغیرہ کتب نے تصریح کی ہے کہ امام اور مقتدی دونوں حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں میرے یہاں اور اطراف میں اسی پر عمل ہے۔ وہو اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

کتبہ:۔ فقیر محمد عطاء الرحمٰن ناظم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۸) الجواب صحیح:۔ محمد مطیع الرحمٰن نوری مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا مظفرپور۔

(۹۹) جناب مولانا مولوی محمد رجب علی صاحب قادری مفتی و ناظم مدرسہ مصباح العلوم نانپارہ۔

صورت مسئولہ عنہا میں امام و مقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب کہ حی علی الفلاح کہا جائے اگر امام بوقت امامت مسجد میں محراب کے قریب موجود ہو اور اگر امام وہاں موجود نہ ہو تو پھر ہر وہ صف کھڑی ہو جائے جہاں پر امام پہونچے یہ مذہب اصح پر ہے اور اگر امام سامنے سے داخل ہو تو جب مقتدیوں کی نگاہ امام پر پڑے سب کھڑے ہو جائیں اور اگر امام مسجد میں خود تکبیر کہے تو مقتدی کھڑے نہ ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی تکبیر ختم کر لے اور تکبیر مسجد کے باہر کہے تو ہر وہ صف کھڑی ہوتی جائے جہاں امام پہونچتا رہے۔

ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے۔

والقیام للامام والموتم حین قیل حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیھا الامام علی الاظھر وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ الا اذا اقام الامام بنفسہ فی المسجد فلا یقوموا حتی یتم اقامتہ۔ ظھیریہ۔ وان خارجہ قام کل صف ینتھی الیہ۔

واللہ تعالیٰ وسیدنا ومولانا رسولہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم۔

کتبہ الاحقر: محمد رجب علی القادری غفرلہ خادم الافتاء وناظم المدرسۃ العربیۃ المسماۃ بمصباح العلوم الواقعہ فی بلدۃ نانپارہ ضلع بہرائچ شریف۔

(۱۰۰) جناب مولانا مولوی محمد مبین الدین صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ رانچی۔ شرح وقایہ کی پہلی جلد باب الاذان کے اخیر میں ہے۔ عالمگیری صــ۵۷ سطر ۱۲ جلد اول میں بھی تشریح ہے کہ امام اور قوم حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں گے (تاکہ نماز میں داخل ہونے کی تیاری شروع کر دیں یعنی دعا و نیت) اور امام قد قامت الصلوٰۃ پر نماز شروع کرے گا۔ پہلے ٹکڑے میں تو ہمارے ائمہ ثلثہ کا اتفاق ہے صرف دوسرے ٹکڑے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ و امام محمد فرماتے ہیں کہ مؤذن کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پہلے ہی امام کو نماز شروع کر دینی چاہئے اور امام ابو یوسف صاحب فرماتے ہیں کہ موذن کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے بعد امام کو نماز شروع کرنی چاہئے مگر تینوں امام اس باب میں متفق ہیں کہ نماز قد قامت الصلوٰۃ کے وقت ہی شروع کی جائے۔ اختلاف صرف قبلیت اور بعدیت میں ہے۔ محمد مبین الدین بہاری از دفتر مدرسہ اسلامیہ، رانچی۔

(۱۰۱) جناب مولانا مولوی محمد حبیب اللہ صاحب بھاگلپوری استاذ جامعہ نعیمیہ مراد آباد۔ مبسملاً و حامداً و مصلیاً: جب مؤذن اقامت شروع کرے اور اس وقت کوئی مسجد میں داخل ہو تو آنے والا بیٹھ کر اقامت کے کلمات کو سنے پھر جب اقامت کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے تو شخص مذکور کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر ختم اقامت کا انتظار نہ کرے کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنا مکروہ ہے نیز جب امام و دیگر مقتدی مسجد میں موجود ہوں اور اقامت کہنے والا اقامت شروع کرے تو بھی سب لوگ حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں اس صورت میں بھی ابتدا اقامت سے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ فتاوی عالمگیری مطبوعہ کلکتہ میں ہے۔

اذا دخل الرجل عند الاقامۃ یکرہ لہ الانتظار قائما لکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن قولہ حی علی الفلاح۔ کذا فی المضمرات۔

ان کان المؤذن غیر الامام وکان القوم مع الامام فی المسجد فانہ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح۔

طحطاوی علی مراقی الفلاح مصری صــ۱۶۶ میں ہے۔

واذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل رجل فی المسجد فانہ یقعد ولا

ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات قہستانی ویفہم منہ کراھۃ القیام ابتداء الصلوٰۃ والناس عنہ غافلون۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ العبد المذنب الاواہ محمد حبیب اللہ (غفرلہ اللہ) النعیمی الاشرفی دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد۔

(۱۰۲) الجواب صحیح۔ فقیر سید ظفر الدین احمد غفرلہ متولی جامعہ نعیمیہ مرادآباد۔

(۱۰۳) الجواب صحیح۔ محمد یونس عفی عنہ۔ مدرس جامعہ نعیمیہ مرادآباد۔

(۱۰۴) الجواب صحیح۔ قاضی احسان الحق نعیمی جامعہ نعیمیہ مرادآباد

(۱۰۵) الجواب صحیح۔ حامد حسن بقلم خود۔

(۱۰۶) الجواب صحیح۔ محمد عبد الرب (عفی عنہ) مرادآباد۔

(۱۰۷) الجواب صحیح۔ محمد طریق اللہ نعیمی شاہدی۔

(۱۰۸) الجواب صحیح۔ حبیب الرحمٰن نعیمی اشرفی۔

(۱۰۹) الجواب صحیح۔ محمد حسنین قادری غفرلہ مدرس مدرسہ اجمل العلوم سنبھل۔

(۱۱۰) الجواب صحیح۔ عبد الغنی بقلم خود۔

(۱۱۱) الجواب صحیح۔ جمیل احمد غفرلہ الصمد۔

(۱۱۲) الجواب صحیح۔ محمد یوسف خاں۔

(۱۱۳) الجواب صحیح۔ محمد مقصود علی عفی عنہ

(۱۱۴) الجواب صحیح۔ عبد الجلیل بقلم خود۔

(۱۱۵) الجواب صحیح۔ علی حسن نعیمی عفی عنہ۔

(۱۱۶) الجواب صحیح۔ چراغ عالم۔

(۱۱۷) جناب مولانا مولوی محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی خطیب جامع مسجد بمبئی ۸

۹۲/۷۸۶ الجواب صحیح۔ اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما۔ نحن عبید محمد صلی علیہ وسلما۔

مذہب یہ ہے کہ جب موذن اقامت شروع کرے تو سب بیٹھے رہیں یہاں تک کہ جب حی علی الفلاح کہے تو امام اور مقتدی سب کھڑے ہوں یہی مستحب ہے اور کتب فقہیہ اس سے

مملوہیں۔ (اس کے متعلق آپ نے بہت مبسوط فتویٰ تحریر کیا ہے اور اس کو عبارات تنویر الابصار ردالمحتار، درمختار، طحطاوی علی مراقی الفلاح، فتاویٰ عالمگیری، فتاوی بزازیہ، بحرالرائق، محیط وہندیہ سے مدلل کیا وعبارۃ الاخیرین ہٰکذا) محیط وہندیہ میں ہے۔

یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح۔ عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح۔

یعنی امام ومقتدی اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الفلاح کہے۔ ہمارے ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور یہی صحیح ہے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی، رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ربہ خطیب جامع مسجد بمبئی ۳۔

(۱۱۸) الجواب صحیح۔ عبدالخالق پیش امام جونی مدنپورہ بمبئی ۸۔

(۱۱۹) الجواب صحیح۔ محمد شفیع احمد قادری اشرفی مبارکپوری عفی عنہ۔ سفیر مدرسہ فاروقیہ بنارس۔

(۱۲۰) من اجاب فقد اصاب والحق احق ان یتبع۔ محمد یونس عفرلہ۔ مطب غوثیہ ریے روڈ بمبئی ۸۔

(۱۲۱) الجواب صحیح۔ عبدہ المذنب عبدالغفار عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ انوار العلوم قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ۔

(۱۲۲) جواب صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔ محمد اسلام خطیب و امام زکریا مسجد بمبئی۔

(۱۲۳) الجواب صحیح۔ فقیر محبوب حسین اشرفی سنبھلی غفرلہ۔

(۱۲۴) ان ہٰذا ہو الحق۔ والحق احق بالاتباع حاجی ابوبکر حاجی احمد رشیم والا قادری برکاتی رضوی عفرلہ۔

(۱۲۵) الجواب صحیح۔ والمجیب مصیب۔ سید مرتضیٰ الحسینی عفی عنہ سابق مہتمم مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن ورکن دارالافتاء سرکار عالی امام وخطیب مسجد کھنڑیاں جالی محلہ بمبئی ۳۔

(۱۲۶) الجواب صحیح والحق احق ان یتبع۔ فقیر الھروی شیر محمد جمشیدی حال مقیم بمبئی امام و خطیب مسجد دادنی بیبر خاں اسٹریٹ نیا ناگپارہ بمبئی ۸۔

(۱۲۷) الجواب صحیح۔ واللہ ورسولہ اعلم بالحق والصواب والیہ المرجع والمآب فقیر محمد سلیم قادری

حامدی بہاری غفرلہ خطیب مسجد دھوبی تالاب بمبئی ع ۲۔

(۱۲۸) الجواب صحیح۔ احقر العباد محمد اسحاق قادری حنفی سنی امام مسجد درگاہ شریف حاجی بہار الدین رحمۃ اللہ علیہ مرہن لائن بمبئی ع ۱۔

(۱۲۹) صح الجواب واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔ محمد الیاس عفی عنہ مقیم مسجد دھوبی تالاب بمبئی ع ۲۔

(۱۳۰) الجواب صحیح والمجیب نجیح کتبہ الفقیر محمد سالم باوزیر قادری برکاتی قاسمی غفرلہ زنگاری محلہ بمبئی ع ۳۔

(۱۳۱) الجواب صحیح۔ شمس الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (وارد بمبئی ع ۸)

(۱۳۲) الجواب صحیح د ،معہ الائمۃ الاربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فقیر خلیل احمد خاں رامپوری حال وارد بمبئی ع ۹۔

(۱۳۳) جناب مولانا مولوی ابو نصر محمد عابد شاہ مجددی مفتی امام و خطیب جامع مسجد حاجی گنج پٹنہ۔

صورت مسئولہ میں جب کہ امام و مقتدی محراب کے قریب موجود ہوں تو سب کو حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ شروع اقامت سے صورت مذکورہ میں امام و مقتدی سب کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اس صورت میں کوئی مصلی اس وقت مسجد میں داخل ہوا کہ مؤذن نے اقامت شروع کر دی تھی تو یہ شخص بھی بیٹھ جائے اور سب کے ساتھ حی علی الفلاح پر کھڑا ہو اس کا بھی نہ بیٹھنا اور کھڑے ہو کر جماعت شروع ہونے کا انتظار کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر مقتدی لوگ صف باندھے محراب کے قریب بیٹھے ہیں مگر امام موجود نہیں ہے مثلاً اپنے حجرہ میں یا محراب سے دور بیٹھا ہے اور اقامت شروع ہونے پر مصلے پر آکر نماز پڑھاتا ہے چنانچہ اس صورت میں وقت مقررہ پر مؤذن نے اقامت شروع کر دی اور امام نماز پڑھانے کے واسطے اپنی جگہ سے اٹھ کر مصلے کی طرف چلا تو اگر امام قبلہ کی جانب سے مصلے کی طرف آئے تو اسے دیکھ کر تمام نمازیوں کو کھڑا ہونا چاہیئے اور اگر امام مقتدیوں کے پیچھے کی طرف سے آئے تو جس صف کے پاس امام پہنچتا جائے وہ صف کھڑی ہوتی جائے۔ یہاں تک کہ جب امام مصلے پر پہنچے تو تمام مقتدی کھڑے ہو جائیں۔

مراقی الفلاح میں ہے۔

ومن الادب القیام ای قیام القوم والامام ان کان حاضرا بقرب المحراب حین قیل ای وقت قول المقیم حی علی الفلاح لانہ امر بہ فیجاب وان لم یکن حاضرا یقوم کل صف حین ینتھی الیہ الامام فی الاظہر ھ

طحطاوی میں ہے۔

وان دخل من قدامھم قاموا حین رأوہ واذا اخذ الموذن فی الاقامۃ ودخل الرجل المسجد فانہ یقعد ولاینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات قہستانی۔ ویفھم منہ کراھۃ القیام ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

المجیب خادم شرع محمدی ابونصر محمد عابد شاہ مجددی عفی عنہ مفتی وامام وخطیب جامع مسجد حاجی گنج ضلع بیڑہ مشرقی پاکستان۔

(۱۳۴) الجواب صحیح۔ محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد جامع فتحپوری دہلی۔

(۱۳۵) الجواب صحیح۔ عبد الغفار عفی عنہ مدرس مدرسہ قمر گنج کمہرو۔

(۱۳۶) اصاب من اجاب شبیر حسن عثمانی رکن ادارۂ آستانہ دہلی۔

(۱۳۷) الجواب صحیح۔ افضال الحق بقلمہ مدرس مدرسہ عالیہ رامپور

(۱۳۸) الجواب صحیح۔ واللہ اعلم بالصواب۔ محمد حقیق مدرس مدرسہ عالیہ رامپور۔

(۱۳۹) جواب صحیح ہے۔ محمد یوسف عفی عنہ مدرس سوم مدرسہ عالیہ رامپور۔

(۱۴۰) الجواب صحیح۔ فقیر سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھا شریف فیض آباد۔

(۱۴۱) الجواب صحیح۔ غلام جیلانی اعظمی عفی عنہ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارکپور۔

(۱۴۲) الجواب صحیح۔ عبد الستار قادری گھوسی اعظم گڑھ۔

(۱۴۳) الجواب صحیح۔ محمد فاروق اعظمی قصبہ گھوسی اعظم گڑھ۔

(۱۴۴) الجواب صحیح۔ محمد شریف الحق امجدی خادم الطلبہ مدرسہ عربیہ شمس العلوم گھوسی۔

(۱۴۵) الجواب صحیح۔ شمس الحق۔ مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارکپور۔

(۱۴۶) الجواب صحیح۔ محمد مسلم عفی عنہ مدرس مدرسہ عثمانیہ لعل گنج ڈاکخانہ رانی پترہ۔

(۱۴۷) صح الجواب۔ عبد الجلیل عفی عنہ مدرس مدرسہ عثمانیہ لعل گنج ڈاکخانہ رانی پترہ۔

(۱۴۸) الجواب صحیح۔ سید آل حسن نعیمی عفی عنہ محلہ جگت سنبھل ضلع مرادآباد۔

(۱۴۹) اصاب من اجاب۔ سید حامد اشرف اشرفی نعیمی۔

(۱۵۰) الجواب صحیح۔ الاثیم فصیح الدین میر مست متصل خانقاہ رشیدیہ جونپور۔

(۱۵۱) جواب صحیح ہے۔ محمد کاظم علی قادری بستوی۔

(۱۵۲) الجواب صحیح۔ احقر العبید محمد عبد الحمید قادری غفرلہ برانا قلعہ لکھنؤ۔

(۱۵۳) صح الجواب۔ واللہ اعلم بالصواب۔ فقیر قاضی سید غلام الثقلین قادری اشرفی غفرلہ، قاضی تہرا اٹاوہ۔ یوپی۔

(۱۵۴) جناب مولانا مولوی سید شاہ عاشق حسین صاحب فاضل حدیث درگاہ شاہ ارزاں۔ پٹنہ۔

الجواب وہو الموفق للصواب صورت مسئولہ میں جب مکبر حی علی الصلوٰۃ کہے تو امام اور نمازیوں کو کھڑا ہونا چاہئے۔ کما ذکرہ ابن الکمال۔

والقیام للامام والموتم حین قیل حی علی الفلاح خلا فا لزفر فعندہ عند حی علی الصلوٰۃ ان کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علی الاظہر۔

اور ابتداء اقامت سے کھڑے ہو کر نماز کا انتظار کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بوقت اقامت مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہئے کہ فوراً بیٹھ جائے اور جب مکبر حی علی الصلوٰۃ کہے تب کھڑا ہو۔ شرح وقایہ میں ہے۔

یقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰۃ۔

ردالمحتار میں ہے۔

دخل المسجد والموذن یقیم قعد الی قیام الامام فی مصلاہ وبہ صرح فی جامع المضمرات وفتاوی عالمگیری۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصواب۔ احقر العباد سید شاہ عاشق حسین عاشق فاضل شمسی درگاہ حضرت شاہ ارزاں قدس سرہٗ پٹنہ۔

(۱۵۵) ماقالہ المجیب اللبیب فھو فیہ مصیب۔ عبدہ الاثیم۔ محمد فضل کریم غفرلہ المولیٰ الحکیم العلیم الفیض نوری المظفر پوری۔

(۱۵۶) الجواب صحیح۔ محمد ادریس عفرلہ قادری مجیبی۔

(۱۵۷) مرقومہ بالا جواب صحیح ہے۔ محمد ظہیر الدین شاہدی۔

(۱۵۸) مرقومہ بالا جواب صحیح ہے۔ شہاب الدین نعمانی انجمن اسلامیہ کشن گنج۔

(۱۵۹) جناب مولانا مولوی صوفی غلام محمد یٰسین صاحب شاہدی خمینی بازار پورنیہ۔

الجواب:۔ اللّٰھم ہدایۃ الحق والصواب سنت یہی ہے کہ امام اور مقتدی حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں۔ اور قد قامت الصلوٰۃ پر نیت باندھیں۔ کمافی الوقایہ۔

"ویقوم الامام والقوم عند حی علی الفلاح ویشرع عند قد قامت الصلوٰۃ"۔

والمسئلۃ دائرۃ متونا وشروحا وفتاوی ولا ینکرھا الا من لا حظ لہ من البصیرۃ فی کتب الائمۃ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

حررہ العبد: غلام محمد یٰسین کان اللہ لہٗ مدرس مصطفائیہ خمینی بازار شریف پورنیہ۔

(۱۶۰) الجواب صحیح:۔ والمجیب مصیب فقیر محمد ادریس مدرس مدرسہ خمینی بازار پورنیہ۔

(۱۶۱) الجواب صحیح۔ غلام محمد شریف عالم شاہدی عفرلہٗ منشی ٹولہ تارا باڑی پورنیہ

(۱۶۲) الجواب صحیح:۔ شریف احمد شاہدی عفی عنہ بہریا بائسی بازار پورنیہ۔

(۱۶۳) الجواب صحیح:۔ والمجیب مصیب واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر تاج محمد تاج الدین عفرلہ رشیدی تارا باڑی بائسی ہاٹ پورنیہ۔

(۱۶۴) جناب مولانا مولوی محمد حبیب الرحمٰن صاحب متولی دھام نگر بالیسر اڑیسہ۔

الجواب بعون الوہاب۔ امام جب محراب میں یا اس کے قریب ہو تو امام اور قوم سب کو کبر کے حی علی الفلاح کہتے وقت کھڑا ہونا چاہئے۔ فقہ کی کسی کتاب میں شروع تکبیر سے کھڑے

ہونے کی تصریح تو کیا ہوگی۔ بلکہ شروع تکبیر سے کھڑے ہونے کو بتصریح مکروہ فرمایا ہے۔ اور اگر امام محراب سے دور ہو تو حی علی الفلاح پر بھی نہ کھڑے ہوں بلکہ اگر امام سامنے سے آئے تو جب اس کو دیکھیں سب کے سب کھڑے ہو جائیں ورنہ جس صف تک امام پہنچتا جائے کھڑے ہوتے جائیں۔ عرصہ دراز سے لوگ اس سے غفلت برت رہے ہیں جس کے متعلق امام طحطاوی نے بھی تنبیہ فرمائی مراقی الفلاح میں ہے۔

ومن الادب القیام ای قیام القوم والامام ان کان حاضرا بقرب المحراب حین قیل ای وقت قول المقیم حی علی الفلاح لانہ امر بہ فیجاب وان لم یکن حاضرًا یقوم کل صف حین ینتھی الیہ الامام فی الاظھر۔

طحطاوی میں ہے۔

وان دخل من قدامھم قاموا حین رأوہ وان اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل رجل المسجد فانہ یقعد ولا ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات۔ قہستانی۔ ویفھم منہ کراھۃ القیام ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الفقیر محمد حبیب الرحمٰن خادم التولیۃ الرضویۃ دھام نگر عن مضافات بالیسر۔

(۱۶۵) الجواب صحیح۔ محمد سلیم خطیب جامع مسجد سلطانپور اودھ۔

(۱۶۶) الجواب صحیح۔ قاری محمد ابراہیم شاہدی پورنوی عفی عنہ۔

(۱۶۷) الجواب صحیح۔ سید شاہ اسرار الحق غفرلہ سجادہ نشین نیم چک شریف نماز منزل اریہ ضلع پورنیہ۔

(۱۶۸) الجواب صحیح:۔ سید ولی الحق فاضل شمسی موضع خواجہ اعتبار سرائے بہار شریف پٹنہ۔

(۱۶۹) فقد اصاب من اجاب۔ علاء الدین مدرس مدرسہ دار العلوم لطیفی کٹیہار۔

(۱۷۰) الجواب صحیح۔ سراپا تحیف محمد عنایت غفرلہ المولیٰ اللطیف خویدم دار العلوم لطیفی کٹیہار پورنیہ۔

(۱۷۱) الجواب صحیح۔ محمد ریاض الحق عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ چودھری محمد بخش کٹیہار۔

(۱۷۲) المجیب مصیب۔ عبدالقیوم غفرلہ مدرس مدرسہ فیاض المسلمین بائسی ہاٹ پورنیہ۔

(۱۷۳) الجواب صحیح۔ محمد تمیز الدین عفی عنہ مدرس اول مدرسہ اشرفیہ چندر گاؤں پورنیہ۔

(۱۷۴) الجواب صحیح۔ محمد بقاء اللہ غفرلہ مقام تیہا سعدی پور بائسی ہاٹ پورنیہ۔

(۱۷۵) الجواب صحیح۔ والمجیب مصیب المعتصم المتین محمد قمر الدین نعیمی اشرفی مدرس مدرسہ منظر العلوم اشرفیہ محلہ منڈیل بائسی پورنیہ بہار۔

(۱۷۶) انی متفق بہذا۔ فرزند وجیہی رامپوری۔

(۱۷۷) الجواب صحیح۔ واللہ اعلم۔ عبدالستار ساکن لعل گنج ڈاکخانہ رانی پترا پورنیہ۔

(۱۷۸) الجواب صحیح۔ فقیر سید مظفر حسین کچھوچھوی ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ

(۱۷۹) الجواب صحیح۔ محمد عظیم الدین عفی عنہ سلطانپور ضلع بھاگلپور ۱۵ ربیع الثانی ۷۲ھ

(۱۸۰) الجواب صحیح۔ فقیر محمد شاہجہاں رضوی نعیمی عفی عنہ فتح پور بھاگلپور۔

(۱۸۱) الجواب صحیح جدا۔ محمد ساجد اللہ عفی عنہ خطیب جامع مسجد تاتار پور بھاگلپور۔

مذکورہ بالا ایک سو اکاسی فتاوی وتصدیقات کے علاوہ اور بھی علماء کرام کی تحریرات وتصدیقات موجود ہیں مگر کتاب کی طوالت، از دیاد حجم وضخامت وصرف کثیر طباعت واشاعت کی وجہ سے صرف اسی پر اکتفا کیا۔ ماننے والے کے لئے اس قدر بہت کافی ہے۔

ع:۔ درخانہ کس ست یک حرف بس ست۔ اور منکر متعصب ہٹ دھرم کے لئے عرب وعجم سارے جہاں کی تحریرات وفتاوی سب بے کار ہیں۔ واللہ الہادی وہو الموفق۔

احقر الزمان:۔ قلیس محمد خاں قادری رزاقی غفرلہ مغل پورہ پٹنہ سٹی۔

فہرست رسالہ

تَنوِیرُ المِصبَاح لِلقِیَام عِندَ حَیَّ عَلَی الفَلَاح

طبع دوم از المجمع الاسلامی مبارکپور ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء

فہرست دیگر اصحاب تصدیقات وفتاویٰ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ
۸۷	تصدیق، مولانا محمد یوسف صاحب	
	مدرس مدرسہ عالیہ رام پور	۶۰
۸۸	فتویٰ، مولانا سید محمد افضل حسین	
	مونگیری مفتی دار العلوم منظر اسلام	
	بریلی شریف	۶۱
۸۹	〃 مولانا غلام یزدانی اعظمی صدر المدرسین	
	منظر اسلام بریلی	〃
۹۰	〃 مولانا مفتی محمد رفاقت حسین صاحب	
	صدر المدرسین احسن المدارس	
	قدیم کانپور	۶۲
۹۱	تصدیق، مولانا محمد محبوب اشرفی مبارکپوری	
	صدر المدرسین احسن المدارس	
	جدید کانپور	〃
۹۲	فتویٰ، مولانا محمد نظام الدین بلیاوی	
	ناظم تعلیمات مدرسہ سبحانیہ الہ آباد	〃
۹۳	〃 مولانا محمد فہیم اللہ صاحب مفتی	
	مدرسہ سبحانیہ الہ آباد	〃
۹۴	〃 مولانا مشتاق احمد نظامی رکن	
	سنٹر کمیٹی الہ آباد	۶۳
۹۵	تصدیق، مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری	
	مفتی بدایوں	〃
۹۶	فتویٰ، مولانا سید عزیز حسین رضوی	
	نقوی مکھن پور ضلع مونگیر	〃
	〃 مولانا حکیم محمد عطاء الرحمٰن منظفرپوری	

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ
	ناظم مدرسہ نور الہدیٰ مظفر پور	۶۳
۹۸	تصدیق، مولانا محمد مطیع الرحمٰن مدرس	
	اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا	۶۴
۹۹	فتویٰ، مولانا مفتی محمد رجب علی قادری	
	ناظم مدرسہ مصباح العلوم نانپارہ	〃
۱۰۰	〃 مولانا محمد مبین الدین بہاری مدرس	
	اول مدرسہ اسلامیہ رانچی	۶۵
۱۰۱	〃 مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی	
	بھاگلپوری مفتی جامعہ نعیمیہ مرادآباد	〃
۱۰۲	تصدیق، مولانا ظفر الدین احمد مرادآبادی	۶۶
۱۰۳	〃 مولانا محمد یونس نعیمی جامعہ نعیمیہ	〃
۱۰۴	〃 مولانا قاضی احسان الحق نعیمی	〃
۱۰۵	〃 مولانا حامد حسن	〃
۱۰۶	〃 مولانا محمد عبد الرب مرادآبادی	〃
۱۰۷	〃 مولانا محمد طریق اللہ نعیمی	〃
۱۰۸	〃 مولانا حبیب الرحمٰن نعیمی	〃
۱۰۹	〃 مولانا محمد حسنین قادری مدرس	
	اجمل العلوم سنبھل	〃
۱۱۰	〃 مولانا عبد الغنی صاحب	〃
۱۱۱	〃 مولانا جمیل احمد صاحب	〃
۱۱۲	〃 مولانا محمد یوسف خاں	〃
۱۱۳	〃 مولانا محمد مقصود علی صاحب	〃
۱۱۴	〃 مولانا عبد الجلیل صاحب	〃
۱۱۵	〃 مولانا علی حسن نعیمی	〃

نمبر شمار	اسمائے گرامی	صفحہ
١١٦	تصدیق: مولانا چراغ عالم صاحب	٦٦
١١٧	فتویٰ: مولانا محمد محبوب علی خاں رضوی خطیب جامع مسجد بمبئی ۳	"
١١٨	تصدیق، مولانا عبدالخالق صاحب	٦٧
١١٩	" مولانا شفیع احمد اشرفی مبارکپوری	"
١٢٠	" مولانا محمد یونس صاحب مطب غوثیہ این روڈ بمبئی ۳	"
١٢١	" مولانا عبدالغفار صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم جین پور اعظم گڈھ	
١٢٢	" مولانا محمد اسلام صاحب خطیب امام زکریا مسجد بمبئی	"
١٢٣	" مولانا محبوب حسین اشرفی سنبھل	"
١٢٤	" حاجی ابوبکر حاجی احمد قادری برکاتی	"
١٢٥	" مولانا سید مرتضیٰ حسین سابق مہتمم جامعہ نظامیہ حیدرآباد	"
١٢٦	" مولانا شیر محمد جمشیدی مقیم بمبئی	"
١٢٧	" مولانا محمد سلیم قادری بہاری "	"
١٢٨	" مولانا محمد اسحاق قادری "	٦٨
١٢٩	" مولانا محمد الیاس صاحب "	"
١٣٠	" مولانا محمد سالم باوزیر قادری "	"
١٣١	" مولانا شمس الحق مبارکپوری نزیل بمبئی	"
١٣٢	" مولانا خلیل احمد خاں مانپوری "	"
١٣٣	فتویٰ: مولانا ابونصر محمد عابد شاہ مجددی خطیب جامع مسجد حاجی گنج ضلع ٹپرہ مشرقی پاکستان	٦٨
١٣٤	تصدیق: مفتی محمد مظہر اللہ صاحب جامع مسجد فتحپوری دہلی	٦
١٣٥	" مولانا عبدالغفار صاحب مدرس مدرسہ قمر گنج کمہرو	
١٣٦	" مولانا شبیر حسن عثمانی ادارہ آستانہ دہلی	"
١٣٧	" مولانا افضال الحق رام پوری	"
١٣٨	" مولانا محمد حقیق مدرس مدرسہ عالیہ رامپور	"
١٣٩	" مولانا محمد یوسف " "	"
١٤٠	" مولانا سید مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ شریف	"
١٤١	" شیخ العلماء مولانا غلام جیلانی اعظمی مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارکپور	"
١٤٢	" مولانا عبدالستار قادری گھوسی اعظم گڑھ	"
١٤٣	" مولانا محمد فاروق اعظمی "	"
١٤٤	" مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم گھوسی	"
١٤٥	" مولانا شمس الحق مدرس دار العلوم اشرفیہ مبارکپور	"
١٤٦	" مولانا محمد مسلم صاحب مدرس مدرسہ عثمانیہ لعل گنج ڈاکخانہ رانی بیترہ	٧٠
١٤٧	" مولانا عبدالجلیل صاحب مدرس مدرسہ عثمانیہ	"
١٤٨	" مولانا سید آل حسن نعیمی سنبھل مرادآباد	